الفضل

ہفت روزہ انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ | جمعۃ المبارک ۴/اکتوبر ۲۰۰۲ء | ۲۵/رجب ۱۴۲۳ہجری قمری ❁ ۴/اخاء ۱۳۸۱ہجری شمسی | شمارہ ۴۰

نورِ مبین

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم ذکرِ حکیم اور نورِ مُبین اور صراطِ مستقیم ہے۔ اس میں تم سے پہلے اور بعد کے زمانے کی خبریں ہیں اور تمہارے درمیان حَکَم ہے۔

(سنن دارمی، کتاب فضائل القرآن باب من قرء القرآن)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ہر ایک پاکبازی اور نیکی کی اصل جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ اطمینان کامل کے حاصل کرنے کے واسطے ایمان کامل کی ضرورت ہے۔ اصلاح نفس کے لئے نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنی تجویز اور خیال سے اگر کوئی اصلاح نفس کرنے کا مدعی ہو وہ جھوٹا ہے۔

”یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاکبازی اور نیکی کی اصل جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمال صالحہ میں کمزوری اور سستی پائی جاتی ہے۔ لیکن جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالیٰ کو اس کی تمام صفات کاملہ کے ساتھ یقین کر لیا جائے اسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ایمان اس کی نفسانی قوتوں اور گناہ کے اعضاء کو کاٹ دیتا ہے۔ دیکھو اگر کسی کی آنکھیں نکال دی جائیں تو وہ آنکھوں سے بدنظری کیونکر کر سکتا ہے اور آنکھوں کا گناہ کیسے کرے گا اور اگر ایسا ہی ہاتھ کاٹ دیئے جائیں پھر وہ گناہ جو ان اعضاء سے متعلق ہیں کیسے کر سکتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح پر جب ایک انسان نفس مطمئنہ کی حالت میں ہوتا ہے تو نفس مطمئنہ اُسے اندھا کر دیتا ہے اور اس کی آنکھوں میں گناہ کی قوت نہیں رہتی۔ وہ دیکھتا ہے پر نہیں دیکھتا۔ کیونکہ آنکھوں کے گناہ کی نظر سلب ہو جاتی ہے۔ وہ کان رکھتا ہے مگر بہرہ ہوتا ہے اور وہ باتیں جو گناہ کی ہیں نہیں سن سکتا۔ اسی طرح پر اس کی تمام نفسانی اور شہوانی قوتیں اور اندرونی اعضاء کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ اس کی ساری طاقتوں پر جن سے گناہ صادر ہو سکتا تھا ایک موت واقع ہو جاتی ہے اور وہ بالکل ایک میت کی طرح ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی کی مرضی کے تابع ہوتا ہے۔ وہ اس کے سوا ایک قدم نہیں اُٹھا سکتا۔ یہ وہ حالت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کامل اطمینان اُسے دیا جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جو انسان کا اصل مقصود ہونا چاہئے۔ اور ہماری جماعت کو اس کی ضرورت ہے اور اطمینان کامل کے حاصل کرنے کے واسطے ایمان کامل کی ضرورت ہے۔ پس ہماری جماعت کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان حاصل کریں۔

یاد رکھو اصلاح نفس کے لئے نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا ہے۔ جو شخص نری تدبیروں پر رہتا ہے وہ نامراد اور ناکام رہتا ہے کیونکہ وہ اپنی تدبیروں اور تجویزوں ہی کو خدا سمجھتا ہے۔ اس واسطے وہ فضل اور فیض جو گناہ کی طاقتوں پر موت وارد کرتا ہے اور بدیوں سے بچنے اور اُن کا مقابلہ کرنے کی قوت بخشتا ہے وہ انہیں نہیں ملتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے آتا ہے جو تدبیروں کا غلام نہیں۔ انسانی تدبیروں اور تجویزوں کی ناکامی کی مثال خود خدا تعالیٰ نے دکھائی ہے۔ یہودیوں کو تورات کے لئے کہا کہ اس میں تحریف و تبدیل نہ کرنا اور بڑی بڑی تاکیدیں اس کی حفاظت کی اُن کو کی گئیں۔ لیکن کم بخت یہودیوں نے تحریف کر دی۔ اس کے بالمقابل مسلمانوں کو کہا ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ﴾(الحجر:۱۰) یعنی ہم نے اس قرآن مجید کو اُتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پھر دیکھ لو کہ اس نے کیسی حفاظت فرمائی۔ ایک لفظ اور نقطہ تک پس و پیش نہ ہوا۔ اور کوئی ایسا نہ کر سکا کہ اس میں تحریف تبدیل کرتا۔ صاف ظاہر ہے کہ جو کام خدا کے ہاتھ سے ہوتا ہے وہ بڑا ہی بابرکت ہوتا ہے اور جو انسان کے اپنے ہاتھ سے ہو وہ بابرکت نہیں ہو سکتا۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور اسی کے ہاتھ سے نہ ہو تو کچھ نہیں ہوتا۔ پس محض اپنی سعی اور کوشش سے طہارت نفس پیدا ہو جاوے یہ خیال باطل ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ پھر انسان کوشش نہ کرے اور مجاہدہ نہ کرے۔ نہیں، بلکہ کوشش اور مجاہدہ ضروری ہے اور سعی کرنا فرض ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل سچی محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ اس واسطے ان تمام تدابیر اور مساعی کو چھوڑنا نہیں چاہئے جو اصلاح نفس کے لئے ضروری ہیں۔ مگر یہ تجاویز اور تدابیر اپنے نفس سے پیدا کی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں بلکہ اُن تدابیر کو اختیار کرنا چاہئے جن کو خود اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے اور جو ہمارے نبی کریم ﷺ نے کر کے دکھائی ہیں۔ آپؐ کے قدم پر قدم مارو اور پھر دعاؤں سے کام لو۔ تم ناپاکی کے کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہو مگر خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر صرف تدبیروں سے صاف چشمہ تک نہیں پہنچ سکتے جو طہارت کا موجب بنے۔

بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور اپنی تدبیروں پر بھروسہ کرتے ہیں۔ وہ احتیاطیں کرتے کرتے خود مبتلا ہو جاتے ہیں اور پھنس جاتے ہیں۔ اس واسطے کہ خدا تعالیٰ کا فضل ان کے ساتھ نہیں ہوتا اور ان کی دستگیری نہیں کی جاتی۔ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنی تجویز اور خیال سے اگر کوئی اصلاح نفس کرنے کا مدعی ہو وہ جھوٹا ہے“۔ (ملفوظات جلد نمبر ۶ صفحہ ۲۴۴۔۲۴۶، مطبوعہ لندن)

اولیاء اللہ کو جو بڑی اور اعلیٰ درجہ کی کرامت دی جاتی ہے وہ یہی ہے کہ ان کے تمام حواس اور عقل اور فہم اور قیاس میں نور رکھا جاتا ہے اور ان کی قوت کشفی نور کے پانیوں سے ایسی صفائی حاصل کر لیتی ہے کہ جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۰/ستمبر ۲۰۰۲ء

(لندن ۲۰/ستمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الحدید کی آیت ۲۹ کی تلاوت کی اور اس کے ترجمہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد پڑھ کر سنایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جاتا ہے تو یہ بڑھاپا اس کے لئے قیامت کے روز نور بن جائے گا۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

آپ کے ایک پیغام کا مَیں بہت مداح ہوں اور وہ یہ ہے کہ
"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"۔
کاش ہم پوری دنیا کو اس پیغام کی طرف مائل کر سکتے۔ یہ ایک عظیم پیغام ہے۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۶ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ساؤتھ ویسٹ لندن کے ممبر آف پارلیمنٹ عزت مآب John Bowis کا حاضرین جلسہ سے خطاب

عزت مآب جان بووس، یورپین پارلیمنٹ میں لندن ساؤتھ ویسٹ کے نمائندہ ہیں۔ اس سے قبل آپ برطانیہ کی پارلیمنٹ کے ممبر رہ چکے ہیں اور متعدد اہم مناصب پر فائز رہ چکے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں سفر کر چکے ہیں اور دوسرے مذاہب کے بارہ میں اچھا علم رکھتے ہیں۔ ضمیر اور عقائد کی آزادی پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ آپ نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"جماعت احمدیہ عالمگیر جماعت ہے۔ آپ نے قومی ثقافت میں مثبت کردار ادا کیا ہے۔ اسے ہم خوشی کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔ آپ نے یہ کردار صرف برطانیہ میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے بہت سے ملکوں کی زندگی اور ثقافت میں بھی ادا کیا ہے"۔

جناب عزت مآب جان بووس نے کہا کہ آپ جب یہ عہد دہراتے ہیں کہ "مَیں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"، تو آپ اسے احسن طریق پر اور قابلیت کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ آپ کے ایک پیغام کا مَیں آج بہت مداح ہوں۔ اور وہ ہے "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"۔ کاش ہم پوری دنیا کو اس پیغام کی طرف مائل کر سکتے۔ یہ جماعت احمدیہ کا ایک عظیم پیغام ہے اور ایسا پیغام ہے جو کہ دنیا میں سب کو جاننا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے دنیا کے مختلف ممالک میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے اور میں ابھی منگولیا سے آرہا ہوں۔ اور مَیں نے وہاں خوف کی بنا پر نفرت کا اظہار دیکھا ہے۔ یہ خوف اور نفرتیں جہالت کی بنا پر پرورش پاتی ہیں اور ہمیں اس جہالت کو بصارت اور محبت میں بدلنا ہوگا۔

جناب جان بووس نے کہا کہ کاش ہم کہہ سکتے کہ دنیا بھر میں مذہبی رواداری ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ اور یہ بھی صرف بصیرت اور فہم کی کمی کی وجہ سے ہے۔ عموماً باشعور لوگ بھی اسلام سے نفرت کرتے ہیں۔ خاص طور پر نیویارک کے حادثہ کے بعد اسلام ایک خوف والی چیز معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جب ہم حقیقی اسلام اور اللہ تعالیٰ کی صفات پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ بردبار، رحم کرنے والا، معاف کرنے والا، مقدس اور امن جیسی صفات سے متصف ہے جن کی اس وقت پوری دنیا کو ضرورت ہے۔

انہوں نے کہا کہ مَیں دنیا بھر کے سیاستدان دوستوں کو یہ پیغام دوں گا کہ وہ امن کی خاطر اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ وہ لوگ جو مشکل انتخاب کرتے ہیں عموماً کافی غلطیاں بھی کرتے ہیں لیکن سب سے بڑی غلطی کے مرتکب وہ ہیں جو مشکل انتخاب سے گریز کرتے ہیں۔ ہم یہ غلطی نہیں کریں گے۔ ہم آگے ہی چلتے چلے جائیں گے اور سب مل کر ایک خوشگوار دنیا بنائیں گے۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

اس کے بعد حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اے ایمان لانے والو اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیر میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا۔ حضور علیہ السلام نے اس کی تفصیلی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اولیاء اللہ کو جو بڑی اور اعلیٰ درجہ کی کرامت دی جاتی ہے جن کو تقویٰ میں کمال ہوتا ہے وہ یہی دی جاتی ہے کہ ان کے تمام حواس اور عقل اور فہم اور قیاس میں نور رکھا جاتا ہے اور ان کی قوت کشفی نور کے پانیوں سے ایسی صفائی حاصل کر لیتی ہے کہ جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی۔

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں آپ فرماتے ہیں کہ مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہوگا جس نے وہ زندہ اور حقیقی نور اس دنیا میں حاصل کر لیا ہے۔ اور پھر حضور علیہ السلام اس زندہ اور حقیقی نور کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ وہی خداداد طاقت ہے جس کا نام یقین اور معرفت تامہ ہے۔ اسی طرح حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس روشنی کے حاصل ہونے سے پہلے تمام اعمال صالحہ رسم اور عادت کے رنگ میں ہوتے ہیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام سے بعض اشعار کا ترجمہ پڑھ کر سنایا جس میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ احمد آخر زماں کے نور سے لوگوں کے دل آفتاب سے زیادہ روشن ہو گئے۔ وہ تمام بنی آدم سے بڑھ کر صاحب جمال ہے اور آب و تاب میں موتیوں سے زیادہ روشن ہے۔

آخر پر حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات بھی پڑھ کر سنائے۔

ہم گدا جب بھی صدا کرتے ہیں
درِ افلاک کھلا کرتے ہیں
جس سے ہے ناطہ بیعت اُس نے
عشق کرتے ہیں ، وفا کرتے ہیں
ہم گلے پہن کے طوقِ طاعت
پا بہ زنجیر چلا کرتے ہیں
آلِ احمد سے محبت کر کے
رسمِ اجداد ادا کرتے ہیں
ہم میں وہ جذبِ جنوں ہے جس پر
سنگِ دشنام پڑا کرتے ہیں
رُخِ عاصی کے وضو کی خاطر
اشک آنکھوں سے ڈھلا کرتے ہیں
پھر جلا کر تیری یادوں کے چراغ
دل کے آنگن میں ضیاء کرتے ہیں
اک تمنا لئے عمرِ خضر کی دل میں
ہم ترے حق میں دعا کرتے ہیں

(مبارک احمد ظفر۔لندن)

تبلیغ کے جرم میں
ضلع مظفر گڑھ (پاکستان) میں ایک احمدی مسلمان گرفتار

(پریس ڈیسک): مکرم مشتاق احمد سگوں ولد محترم اللہ دیوایا صاحب سکنہ چاہ ماہی والا موضع کبیر والا ضلع مظفر گڑھ کے خلاف ۳۱ر اگست ۲۰۰۲ء کو تبلیغ کے جرم میں ایک مقدمہ تھانہ خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/C کے تحت درج کیا گیا اور مکرم مشتاق احمد سگوں صاحب کو گرفتار کر لیا گیا۔

تفصیلات کے مطابق ایک مخالف سلسلہ محمد جمیل خان ولد غلام نبی خان نے پولیس میں اس مضمون کی درخواست دی کہ مشتاق احمد سگوں جو احمدی ہے علاقہ میں تبلیغ کرتا رہتا ہے حالانکہ اس کے خلاف پہلے بھی ایک مقدمہ اسی سلسلے میں قائم ہے مگر پھر بھی وہ باز نہیں آتا اور اس طرح "مسلمانوں کے جذبات کو تکلیف پہنچاتا ہے"۔ نیز لکھا کہ احمدی مذکور کی طرف سے اسے ایک پمفلٹ ملا ہے جس میں حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب گواہی چھاپی ہوئی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی امام کو مہدی سمجھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ان حالات میں استدعا ہے کہ مشتاق احمد سگوں کے خلاف احمدیت کا پرچار کرنے کی پاداش میں قانونی کارروائی کرتے ہوئے مقدمہ درج فرمایا جائے۔

پولیس نے درخواست پر اپنی کارروائی کرتے ہوئے تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/C کے تحت مقدمہ درج کر کے مکرم مشتاق احمد سگوں صاحب کو گرفتار کر لیا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کو جو اس وقت بڑے مشکل حالات سے گزر رہے ہیں اپنی شبانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کی ہر طرح سے حفاظت فرمائے اور شریر فتنہ پرور ملاؤں اور ان کے ساتھیوں کو عبرت کا نشان بنائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

☆...... قرآن کریم ایک ایسی غذا کی مانند ہے جو ہر طبقے، ہر مزاج کے مناسب حال ہے اور یہی اس کے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔ (ملفوظات جلد ۵ جدید ایڈیشن صفحہ ۱۲۷)

(مرسلہ: ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، تعلیم القرآن وقف عارضی)

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحبؓ شہید افغانستان کے شاگرد

حضرت مولوی عبدالستار خان صاحبؓ
المعروف بہ بزرگ صاحب
کے حالات زندگی

(سید میر مسعود احمد ۔ربوہ)

مولوی عبدالستار خان صاحب کے والد صاحب کانام دیندار خان تھا۔ وہ موضع بل خیل خوست، صوبہ پکتیا افغانستان کے رہنے والے تھے۔ ان کا قبیلہ منگل تھا جس کی ایک شاخ شریف زئی سے تعلق رکھتے تھے ۔ بزرگ صاحب کا خیال تھا کہ شریف زئی دراصل سادات میں سے ہیں۔

آپ کے والد صاحب تو آپ کے احمدی ہونے سے قبل ہی فوت ہو چکے تھے لیکن والدہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے قبول احمدیت کا شرف عطا فرمایا۔

(اخبار الفضل ۲۰/اکتوبر ۱۹۳۳ء ۔مضمون صاحبزادہ سیدابوالحسن قدسی صاحب۔ اخبار الحکم ۱۰/مئی ۱۹۰۳ء ۔فہرست مبایعین افغانستان)

ابتدائی حالات

مولانا عبدالستار خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ دادا اچھے عالم تھے اور لوگوں کو تعلیم دیا کرتے تھے ۔اُس زمانہ میں دو قسم کے لوگ تھے۔ ایک وہ جو اچھے عالم تھے وہ شیخان کہلاتے تھے ۔ دوسرے وہ جو طالب علمی کی حالت میں تھے۔

مجھے شیخان کو دیکھ کر خیال آیا کہ یہ لوگ صاحب حیثیت معلوم ہوتے ہیں۔ ان کا لباس بھی اچھا اور سفید ہے۔اس لئے مجھے طلب علم کا شوق پیدا ہوا۔اس پر مَیں نے تعلیم حاصل کرنے کے لئے باہر جانے پر کمر باندھی اور میرا ساتھ ان لوگوں سے ہو گیا جن کا تعلق قادری سلسلہ سے تھا۔

بالآخر مَیں ایک ایسے مولوی کا شاگرد بن گیا جو حضرت صاحبزادہ محمد عبداللطیف کو جانتا تھا۔ میرے اس استاد نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی ایسی تعریف کی کہ مَیں ان سے ملنے کی خاطر چل پڑا۔ مَیں ابھی انہیں نہیں مل سکا تھا کہ مستون مقام پر ایک مولوی صاحب کے پاس پہنچ گیا۔ یہ مقام خوست میں ہے ۔اس مولوی کے پاس ٹھہر گیا اور اس کی شاگردی اختیار کرلی۔ اس زمانہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب سیّد گاہ میں تھے اور ان کے پاس بکثرت لوگ تعلیم کے لئے آیا کرتے تھے اور قرآن شریف اور حدیث کا بیان ان کے ہاں ہوتا تھا۔ مَیں ایک دو جمعے اُن کا درس سننے کے لئے جاتا رہا۔ اُن کے کلام اور وعظ نے میرے دل پر ایسا اثر کیا کہ مَیں مستون کو چھوڑ کر سیّد گاہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے پاس رہنے لگا۔

کچھ دنوں کے بعد میرے استاد کا پیغام آیا کہ تم میری اجازت کے بغیر چلے گئے ہو۔ مَیں تم سے بہت ناراض ہوں ۔ تمہیں ہرگز معاف نہیں کروں گا۔ اُس وقت میرے دل میں خوف پیدا ہوا کہ یہ میرا استاد ہے کہیں مجھے بددعا نہ دے۔ ایک طرف تو صاحبزادہ صاحب سے جدا ہونے کو دل نہیں چاہتا تھا، دوسری طرف اُس استاد کا خوف تھا۔ آخر مَیں نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے بات کی اور سارا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا:

"اگر کوئی شخص کسی مولوی کی شاگردی اختیار کرلے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ استاد کا غلام بن گیا ہے۔ یہ آپ کی مرضی ہے جہاں آپ کا دل چاہے تعلیم حاصل کریں"۔

یہ بات سن کر مَیں حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں رہنے لگا۔ مَیں نے ان سے بہت سے حقائق و معارف سنے ۔ان کی باتیں میرے دل پر اثر کرتی تھیں۔

اُس زمانہ میں جو شیخان خوست میں رہتے تھے وہ پیر صاحب مانکی کے مرید تھے اور اُن کا عقیدہ تھا کہ ان کا پیر آسمان وزمین اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے اُس تمام مخلوق کا علم رکھتا ہے ۔چونکہ مَیں پہلے اسی عقیدہ پر تھا مَیں نے اس کا ذکر حضرت صاحبزادہ صاحب سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ:

"یہ بالکل غلط ہے جو بھی پیر و مرشد اس دنیا میں ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور خدا اور اس کے رسولؐ کے حکم کے پابند ہیں اور اس کے قدم بقدم چلتے ہیں ۔قطبیت، غوثیت ، ولایت بزرگی بس یہی ہے اس کے سوا کچھ نہیں"۔

صاحبزادہ ابوالحسن قدسی بیان کرتے ہیں کہ آپ بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ کی محبت میں کچھ ایسے کھوئے گئے تھے کہ دنیاوی کاروبار کی طرف آپ نے کبھی توجہ نہ دی۔ روزی کمانے کی کبھی آپ نے مشقت نہ اٹھائی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو ہر قسم کی تنگی و شدت سے بچائے رکھا۔ بظاہر آمدنی کی کوئی صورت نہ تھی۔ لوگ خود بخود آپ کی امداد کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔

آپ حضرت صاحبزادہ صاحب کے مخلص دوستوں میں سے تھے ۔یہ دوستی کا تعلق اس وقت پیدا ہوا جب خوست کے بدعتی فرقے حضرت صاحبزادہ صاحب کے مخالف ہو گئے کیونکہ آپ ہمیشہ قرآن وحدیث کی اشاعت میں کوشاں رہتے تھے۔ اور اس کے مطابق عمل کی تلقین کرتے تھے۔ بدعتی فرقے آپ کے قتل کے درپے رہتے تھے۔

اس وقت بزرگ صاحب نے اپنا گھر بار چھوڑ کر اور سب تعلقات توڑ کر آپ کی صحبت میں رہنا اختیار کر لیا تھا۔ جب حضرت صاحبزادہ صاحب سفر پر جاتے تو مولوی عبدالستار خان صاحب ساتھ ہوتے تھے۔ جب حضرت شہید مرحوم نے کابل جا کر رہائش اختیار کی تو وہ وہاں بھی ساتھ تھے ۔ شہر کابل میں افغانستان کے بڑے بڑے آدمیوں سے ان کی واقفیت پیدا ہو گئی تھی ۔چنانچہ اعتماد الدولہ سردار عبدالقدوس خان شاہ غاصی، مستوفی الممالک مرزا محمد حسین اور مرزا عبدالاحد خان کمیدان آپ سے خوف واقف تھے۔

بزرگ صاحب کا قبول احمدیت

آپ اپنے احمدی ہونے کے متعلق یوں بیان کرتے تھے کہ جب ابھی صاحبزادہ سید عبداللطیف تک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ نہیں پہنچا تھا اُن دنوں آپ قرآن وحدیث کا درس دیتے تھے تو بیان فرمایا کرتے تھے کہ مہدی کے آنے کا یہی زمانہ ہے کیونکہ اس کی تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔ تعجب ہے کہ مہدی کے ظہور کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

جب انگریزوں سے افغانستان کی سرحد کی نشاندہی ہو رہی تھی (یہ ۱۸۹۴ء کا ذکر ہے۔ مرتب) تو گورنر خوست شیریں دل خان سرحد کے تصفیہ کے لئے جایا کرتے تھے اور ان کے ہمراہ حضرت صاحبزادہ صاحب بھی جاتے تھے ۔اُن دنوں ایک موقع پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف آئینہ کمالات اسلام صاحبزادہ صاحب تک پہنچی۔ آپؓ نے اس کتاب کو پڑھ کر حضورؑ کے دعویٰ کی تصدیق کی اور اپنے واقف کار لوگوں کو اس بارہ میں سمجھانا شروع کر دیا۔ شریں دل خان گورنر اور اُن کے عملہ کو بھی تبلیغ کی۔

بزرگ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ سردار شریں دل خان اچھے آدمی تھے اور انہوں نے انکار نہیں کیا تھا بلکہ غالباً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی تصدیق کی تھی۔

اس کے علاوہ شہید مرحوم نے سیّد گاہ میں اپنے چند مخلص دوستوں کو جمع کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کی اطلاع دی اور سب نے اسے مان لیا۔ مولوی عبدالستار خان نے اُس وقت کچھ سوالات کئے تھے جن کے حضرت صاحبزادہ صاحب نے تسلی بخش جواب دئے تھے۔

مولوی عبدالستار خان صاحب کے چھوٹے بھائی مُلّا میرو صاحب کبھی کبھی طنز کیا کرتے تھے لیکن بزرگ صاحب فرماتے تھے کہ مَیں نے انکار کی وجہ سے نہیں بلکہ مزید اطمینان حاصل کرنے کے لئے کچھ باتیں پوچھی تھیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب قادیان آنے سے قبل اپنے بعض شاگردوں کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھجوایا کرتے تھے اور ان شاگردوں میں مولوی عبدالستار خان صاحب اور مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب شامل تھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی اور اپنے بعض شاگردوں کی بیعت کے خطوط بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھ دئے تھے۔ مولوی عبدالستار خان صاحب بتایا کرتے تھے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی یہ خواہش تھی کہ وہ افغانستان سے ہجرت کر کے مع اہل وعیال قادیان آ جائیں لیکن آپ کا شہید ہونا ہی مقدر تھا۔

جب حضرت صاحبزادہ صاحب شہید ہو گئے تو بزرگ صاحب ۱۹۰۴ء میں ہجرت کر کے قادیان آگئے ۔(اخبار الفضل ۲۰/اکتوبرو ۱۷/نومبر ۱۹۳۳ء مضمون صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاجب)

قادیان میں قیام کے حالات

صاحبزادہ سید ابوالحسن صاحب قدسی نے بزرگ صاحب کو اپنے افغانستان سے قادیان آنے کے بعد ۱۹۲۶ء میں پہلی دفعہ دیکھا تھا۔ قدسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپ کا قد درمیانہ اور بدن چھریرا تھا۔ پیشانی روشن تھی۔ چہرہ نورانی تھا، داڑھی سفید تھی۔

آپ کی طبیعت میں شیفتگی اور نرمی اور تواضع اور خاکساری تھی۔ مسکراتے رہتے تھے مگر کبھی قہقہہ مار کر نہیں ہنستے تھے ۔ مخلوق خدا کی ہمدردی اوز دوسروں کی تکالیف کا بے حد احساس تھا.........

آپ کو گوشہ نشینی اور گمنامی پسند تھی لیکن اکثر لوگ آپ کی دعا کی قبولیت کا مشاہدہ کر چکے تھے۔ جماعت احمدیہ میں آپ کی شہرت اور آپ سے واقفیت بہت تھی۔

آپ کی مادری زبان پشتو تھی ۔فارسی اور عربی میں بھی گفتگو کر سکتے تھے ۔اردو زبان بھی خوب پڑھتے اور سمجھتے تھے۔ مگر بولنے کی زیادہ مشق نہ تھی۔

آپ نے اپنے حجرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا درس جاری کیا ہوا تھا۔ قرآن وحدیث کی تعلیم دیا کرتے تھے اور قرآن مجید کے بعض نہایت لطیف معنے بیان کرتے تھے ۔ تصوف کی اکثر کتابوں پر عبور تھا۔ اور صوفیوں کے حالات سے خوب واقف تھے۔ آپ کا تصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رنگ میں رنگین تھا۔ حضور اقدسؑ کی روایات بھی بیان کرتے تھے۔ آپ کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ ایک ایک روایت مَیں نے کئی کئی دفعہ آپ سے سنی ۔جہاں تک مجھے علم ہے آپ کی ہر روایت کے الفاظ ہر دفعہ ایک ہی تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اور حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کو آپ سے خاص تعلق تھا۔

آخری بیماری اور وفات

جب آپ بہت ضعیف ہو گئے تو اپنے حجرہ سے کم باہر آتے تھے ۔نماز کے لئے مسجد میں یا کبھی کبھی بہشتی مقبرہ جانے کے سوا کہیں نہ جاتے تھے۔ آپ سال بھر بیمار رہے۔ سخت بیماری کی حالت میں بھی نماز کے پابند رہے۔ نوافل بھی کثرت سے پڑھتے تھے ۔ مرض کے آخری دنوں میں درود شریف اور یہ دعا بار بار زور سے نماز میں پڑھتے تھے "اَللّٰھُمَّ دَمِّرِ الظَّالِمِیْنَ تَدْمِیْرًا. اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ

كُلُّ مُمَزَّقٍ۔

جب آپ کی حالت نازک ہوگئی تو ایک شخص نے آپ سے کہا: "آپ سے جدا ہونے سے ہمیں بڑی تکلیف ہوگی"۔ آپ نے فرمایا: "خدا کرے قیامت میں جدا نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت شہید مرحوم سے جدا نہ کرے"۔

آخر مورخہ ۱۸/اکتوبر ۱۹۳۲ء وفات پاکر مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ رَضِيَ اللّٰهُ وَاَرْضَاهُ بِمَا يَرْضٰى بِهٖ عِبَادَهُ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ آمین۔

(الفضل ۱۷/نومبر ۱۹۳۲ء)

☆......☆......☆......

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت مولوی عبدالستار صاحب المعروف بہ بزرگ صاحب جو ایک عرصہ سے مہمان خانہ قادیان کی خاص رونق اور برکت تھے اس جہان فانی سے رحلت فرما کر ہمیشہ کے واسطے مقبرہ بہشتی میں جاگزیں ہوگئے۔ آپ کی وفات ہمارے لئے ایک قومی صدمہ ہے۔ کیونکہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے خادم، عالم با عمل، صاحب کشوف والہامات تھے۔ آپ کی دعائیں اکثر احباب کے واسطے موجب تشفی اور برکات ہوتی تھیں۔ آپ کا درس کئی طالبعلموں کے واسطے حصول علم کا موجب تھا۔ عاجز اکثر آپ کی صحبت میں تسکین اور روحانی راحت حاصل کرنے کے لئے جا بیٹھتا تھا۔ افغانی احمدیوں کا آپ کے گرد ہمیشہ ایک مجمع رہتا تھا۔ اور آپ ان کی تعلیم و تربیت و ترقی کی طرف خاص توجہ کرتے تھے۔ مرحوم حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ شہید کے خاص شاگردوں اور دوستوں میں سے تھے۔

حضرت شہید مرحوم نے مولوی عبدالستار صاحب کو قادیان بھجوایا تھا تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملیں اور آپ کے حالات معلوم کرکے واپس آئیں۔ مولوی عبدالستار صاحب قادیان آئے، کچھ مدت یہاں رہے .... واپس حضرت شہید مرحوم کے پاس گئے اور تمام حالات قادیان سے انہیں آگاہ کرکے قادیان آنے کا مشتاق بنادیا۔

میں اُس وقت ریاست جموں کے ہائی سکول میں ملازم تھا مگر قادیان اکثر آتا رہتا تھا۔ اس واسطے ابتدا سے ہی مجھے مرحوم کے ساتھ واقفیت اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم ابتدائی زمانہ میں اپنے استاد حضرت شہید مرحوم کے حکم سے کئی بار قادیان آئے .... حضرت شہید مرحوم ۱۹۰۲ء میں خود ایک قافلۂ شاگردان کے ساتھ قادیان آئے تو اس وقت مولوی عبدالستار بھی آپ کے ہمراہ تھے اور ان کے ساتھ ہی خوست واپس گئے تھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی شہادت کے بعد ۱۹۰۴ء میں مولوی عبدالستار صاحب ایسے قادیان آئے کہ گزشتہ ۲۸ سال یہاں مقیم رہے .... آپ کی عمر وفات کے وقت قریباً نوے (۹۰) سال تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں بلند مقامات عطا فرمائے اور اپنے قرب میں خاص جگہ دے۔

(الفضل ۳۰/اکتوبر ۱۹۳۲ء)

☆......☆......☆......

حضرت بزرگ صاحب کے انتقال کے بارہ میں اخبار الفضل رقمطراز ہے:

"نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مولوی عبدالستار صاحب افغان المعروف بزرگ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین صحابہ اور حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کے شاگردان خاص میں سے تھے طویل علالت کے بعد ۱۸/اکتوبر ۱۹۳۲ء کو ساڑھے آٹھ بجے صبح دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم قادیان میں سب سے پہلے ۱۸۹۷ء میں تشریف لائے۔ اس کے بعد دو تین مرتبہ اپنے علاقہ خوست سے آتے رہے۔ آپ نہایت منکسر المزاج، پاک طبیعت اور اعمال صالحہ بجا لانے والے انسان تھے۔ صاحب مکاشفات تھے۔ آپ عمر بھر مہمان خانہ کے ایک چھوٹے سے حجرہ میں نہایت صبر و شکر کے ساتھ فقیرانہ رنگ میں اقامت گزیں رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور پھر باغ سے لے کر بہشتی مقبرہ تک نعش کو کندھا دیا، چہرہ دیکھ کر حضور تشریف لے آئے۔ واپسی پر مرحوم کے خصائل حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو غصہ کے وقت اپنے نفس پر بہت قابو تھا۔ بلکہ اس خصوص میں آپ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب سے بھی بڑھے ہوئے تھے۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ یہ ان کے روحانی تعلق کا ثبوت ہے کہ جب تک میں ڈلہوزی سے واپس نہیں آیا ان کی وفات نہیں ہوئی۔

پھر آپ نے ایک رؤیا کا ذکر فرمایا جو ڈلہوزی میں دیکھا تھا کہ قادیان میں ایک ایسے شخص کی وفات ہوئی ہے جس سے زمین و آسمان ہل گئے ہیں۔ ان کی عمر کا صحیح اندازہ نہیں۔ اغلباً ۹۰ برس کے قریب تھی۔

احباب سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب پڑھیں اور آپ کی بلندیٔ درجات کے لئے خصوصیت سے دعا مانگیں۔

(اخبار الفضل مورخہ ۲۰/اکتوبر ۱۹۳۲ء)

☆......☆......☆

مولوی عبدالستار خان صاحب کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشادات

حضورؓ ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں: ایمان کی ادنیٰ علامت یہ ہے کہ اگر مومن بندے کو آگ میں بھی ڈال دو تب بھی وہ ایمان ترک کرنا گوارا نہ کرے۔ جب ادنیٰ سے ادنیٰ بشاشت ایمان دل میں پیدا ہو جانے پر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے اور اس قدر اُس کے اندر عزم اور استقلال راسخ ہو جاتا ہے تو اعلیٰ ایمان پر جو کچھ انسانی قلب کی کیفیت ہو سکتی ہے وہ ظاہر ہے۔ اس قسم کے لوگوں میں سے جو اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف رکھتے ہیں اور جن کی وجہ سے مجھے اس خطبہ کی تحریک ہوئی۔

مولوی عبدالستار صاحب افغان تھے جو ابھی پچھلے ہفتہ ہی فوت ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک غیر ملک سے لاکر اس نعمت سے متمتع کیا۔ وہ سید عبداللطیف صاحب شہید کے شاگرد تھے اور اُن کے ساتھ ہی سلسلہ میں داخل ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو کچھ اس قسم کا ایمان اور اخلاص عطا کیا تھا جو بہت ہی کم لوگوں کو میسر آتا ہے۔

مجھے بچپن سے جب وہ قادیان آئے ان سے انس رہا ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی خاص موقعوں پر انہیں دعا کے لئے کہہ دیتے تھے۔ جیسا کہ رسول کریم ﷺ بھی بعض دفعہ دوسروں کو دعا کے لئے کہہ دیتے اور جیسا کہ ہر مومن دوسرے مومن کو اپنے لئے دعا کی تحریک کرتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے ماموریں میں کبر نہیں ہوتا اور وہ خدا کی استغناء ذاتی سے واقف ہوتے ہیں اس لئے دعا کے موقع پر وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم مامور ہیں اور دوسرا غیر مامور۔ بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ سارے ہی اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور نہ معلوم اس وقت اللہ تعالیٰ کس کے منہ کی دعا قبول کرلے۔

مولوی عبدالستار صاحب کے متعلق میرا ایک تجربہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا مقام عطا فرمایا تھا کہ وہ صحیح الہام پاتے تھے۔ جب میں نے دیکھا کہ جماعت میں تبلیغ کا پہلو نہایت کمزور ہو رہا ہے تو اس وقت میں نے تجویز کی کہ ہم ایک ایسی جماعت بنائیں جس کا فرض ہو کہ وہ دنیا میں تبلیغ کرے۔ میں نے اس تجویز کا علم اس وقت کسی کو نہ دیا یہاں تک کہ اپنے گہرے دوستوں سے بھی اس کا ذکر نہ کیا۔

جہاں تک میرا خیال ہے صرف میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تھا لیکن بالکل ممکن ہے میں نے ان سے بھی ذکر نہ کیا ہو۔ کیونکہ مجھ پر اثر یہی ہے کہ میں نے ابھی اس تجویز کا کسی سے ذکر نہیں کیا تھا۔ پھر میں نے بعضوں کو استخارہ کے لئے اور بعض کو دعا کے لئے کہا جنہیں مجملاً بتا دیا کہ کوئی دینی بات ہے اس کے لئے دعا کریں۔ اس سے زیادہ میں نے کسی کے سامنے وضاحت نہ کی۔

مولوی عبدالستار خان صاحب افغان کو بھی میں نے لکھا کہ میرے دل میں ایک مقصد ہے آپ اس کے لئے دعا کریں اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ معلوم ہو تو اس سے مجھے مطلع کریں۔ دو تین روز کے بعد انہوں نے مجھے جواب دیا۔ اگرچہ میں نے انہیں نہیں بتایا تھا کہ میرے دل میں کیا مقصد ہے یہ میرا ذاتی کام ہے یا دینی اور اگر دینی کام ہے تو کیا ہے۔ لیکن جواب میں اول انہوں نے مختلف الہامات لکھے جو سارے کے سارے تبلیغ کے متعلق تھے اور پھر ایک رؤیا لکھی کہ ایک میدان ہے تمام لوگ کھڑے ہیں۔ مفتی محمد صادق صاحب بھی وہیں ہیں۔ پھر لکھا آپ نے یہ کہنے کے بعد کسی پہاڑی سرد علاقہ میں تبلیغ کے لئے بھیج دیا۔ گویا جو تبلیغ کا نقشہ میرے ذہن میں تھا وہ خدا تعالیٰ نے سارے کا سارا بتا دیا۔ پھر جزئیات بھی بتادیں جو اب تک پوری ہو رہی ہیں۔

چنانچہ مفتی محمد صادق صاحب کو عرصہ تک باہر تبلیغ کے لئے میں نے بھیج دیا اور اب بھی پہاڑوں پر انہیں مختلف کاموں کے لئے بھیجنا پڑتا ہے۔

بعض اور امور میں بھی میرا ان کے متعلق تجربہ ہے مگر اس واقعہ کا میرے دل پر خاص اثر ہے۔ اُس زمانہ میں مجھے تبلیغ کی کمی کا اس قدر احساس تھا اور میرے دل پر اس قدر اثر تھا کہ وہ دیوانگی کی حد کو پہنچا ہوا تھا۔ یہ رؤیا میرے لئے بہت امید افزا ثابت ہوئی اور پھر خدا تعالیٰ نے تبلیغ کے لئے راستے کھول دیئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مولوی صاحب کا بہت بڑا درجہ تھا۔

ان کی وفات سے دو اڑھائی مہینے پہلے کی بات ہے میں نے ڈلہوزی میں ایک رویا دیکھا کہ کوئی شخص نہایت گھبرائے ہوئے الفاظ میں کہتا ہے: "دوڑو! دوڑو! قادیان میں ایک ایسا شخص فوت ہوا ہے جس کے فوت ہونے سے آسمان و زمین ہل گئے ہیں"۔ جب میری نظر اٹھی تو واقعی آسمان ہل رہا تھا اور مکان بھی ہل رہے تھے گویا ایک زلزلہ آیا ہے۔ میرے قلب پر اس کا بڑا اثر ہوا تو میں گھبرا کر پوچھتا ہوں کہ کون فوت ہوا ہے؟ .... اس رؤیا کے سات آٹھ دن بعد تار پہنچا کہ حضرت ام المومنین سخت بیمار ہیں۔ اس وقت تار کے پہنچنے پر میں نے بعض دوستوں کو جن میں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور غالباً مولوی شیر علی صاحب بھی تھے بتایا کہ میں نے اس طرح رؤیا دیکھا ہے جس کی وجہ سے مجھے گھبراہٹ ہے۔ شاید اس سے مراد حضرت ام المومنین ہی ہوں۔ میں فوراً روانہ ہو گیا لیکن میرے آنے تک بہت حد تک انہیں صحت ہو گئی تھی، پھر جلد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں کامل صحت ہوگئی۔

اس کے چند ہی دنوں بعد مولوی عبدالستار صاحب بیمار ہوگئے اور مجھے ان کی بیماری کی اطلاع پہنچی۔ اس عرصہ میں ان کی صحت کے لئے دعا کرتا تھا مگر دل میں خدشہ تھا کہ اس خواب سے مراد انہی کی وفات نہ ہو۔ اور اب جبکہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ رؤیا انہی کے متعلق تھی جو پوری ہوگئی۔

جب کوئی ایسا شخص فوت ہوتا ہے جو مقبول بارگاہ الٰہی ہو تو ان کی وفات کا زمین و آسمان پر اثر ضرور ہوتا ہے۔ حدیثوں میں اس قسم کا مضمون آتا ہے کہ جب مومن بندے کی جان نکلنے کا وقت آتا ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کو بہت تردد ہوتا ہے جو یقیناً آسمان کو ہلا دینے والا ہوتا ہے۔

میں نے ذکر کیا تھا کہ بعضوں کے لئے الہام

باقی صفحہ نمبر ۶ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جو لوگ دل و جان سے رسول اللہ ﷺ کے غلام بن جائیں گے ان کو وہ نور ایمان اور محبت اور عشق بخشا جائے گا کہ جو ان کو غیر اللہ سے رہائی دے دے گا اور وہ گناہ سے نجات پا جائیں گے۔

اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے اور صاف دلی سے پیش آنے والوں کے لئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نور کے منبر رکھے گا اور ان پر انہیں بٹھائے گا۔

(اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے متعلق آیت قرآنی، حدیث نبوی اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے مختلف امور کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاهر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۶؍ستمبر ۲۰۰۲ء بمطابق ۶؍تبوک ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غيرِ المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ. لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُوْلٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ﴾

(سورة الحديد:۲۰)

اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے ربّ کے حضور صدیق اور شہید ٹھہرتے ہیں۔ ان کے لئے ان کا اجر اور ان کا نور ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا یہی جہنمی ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن غنم بیان کرتے ہیں کہ ابو مالك الأشعرى نے اپنی قوم کو جمع کیا اور کہا: اے اشعری لوگو! اپنے بیوی بچوں کو بھی جمع کرو تاکہ مَیں تمہیں وہ نماز سکھاؤں جو ہماری تعلیم کی خاطر نبی کریم ﷺ نے پڑھی تھی۔ پھر آپؓ نے نماز پڑھ کر دکھائی اور بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ختم کی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اے لوگو! سنو اور یاد رکھو اور جانو کہ اللہ عزّوجلّ کے بعض ایسے بندے ہیں جو نہ نبی ہیں نہ شہید مگر انبیاء و شہداء بھی خدا کے ہاں ان کے مقام اور قرب پر رشک کریں گے۔ اسی دوران دُور دراز کے رہنے والوں میں سے ایک اعرابی آیا اور اپنے ہاتھ سے آنحضرت ﷺ کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو نہ تو نبی ہوتے ہیں اور نہ شہید لیکن نبی اور شہید بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن کے مرتبے اور قربت پر رشک کرتے ہیں، آپؐ اُن کے بارہ میں ہمیں بتائیں۔ اعرابی کے اس سوال پر رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر خوشی نمایاں ہوئی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: یہ لوگ بہت سادہ طبع اور غیر معروف خاندانوں سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ ان کے مابین کوئی قریبی رحمی تعلقات بھی نہیں ہوتے مگر وہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے اور صاف دلی سے پیش آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے قیامت کے دن نُور کے منبر رکھے گا اور ان پر انہیں بٹھائے گا۔ پھر ان کے چہرے کو بھی نورانی بنادے گا اور ان کے کپڑوں کو بھی نورانی بنادے گا۔ دوسرے لوگ قیامت کے روز بہت خوفزدہ ہوں گے لیکن ان کو کوئی خوف نہ ہو گا۔ یہ اللہ کے دوست ہیں جن کو نہ کوئی خوف لاحق ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند الانصار)

علامہ ابن حیان اندلسی سورۃ الحدید کی آیت ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ﴾ کے تحت ﴿لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نور سے مراد یہاں حقیقی نور ہے۔

مجاہد اور بعض دیگر کہتے ہیں کہ یہاں نور سے مراد ہدایت، کرامت اور خوشخبری ہے۔

(بحر محیط)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جو لوگ دل و جان سے تیرے یا رسول اللہ! غلام بن جائیں گے ان کو وہ نورِ ایمان اور محبت اور عشق بخشا جائے گا کہ جو اُن کو غیر اللہ سے رہائی دیدے گا اور وہ گناہوں سے نجات پا جائیں گے اور اسی دنیا میں ایک پاک زندگی اُن کو عطا کی جائے گی اور نفسانی جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے وہ نکالے جائیں گے۔ اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ یعنی مَیں وہ مُردوں کو اٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ صفحہ ۱۹۰ تا ۱۹۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"پاکیزہ روح کے ساتھ جس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں روح القدس کہتے ہیں تعلق نہیں ہو سکتا جب تک کہ مناسبت نہ ہو۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ تعلق کب تک پیدا ہو جاتا ہے۔ ہاں "خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی" پر عمل ہونا چاہئے۔ اپنے آپ کو اس راہ میں خاک کر دے اور پورے صبر اور استقلال کے ساتھ اس راہ میں چلے۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور اس کو وہ نور اور روشنی عطا کرے گا جس کا وہ جویا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول۔ صفحہ ۴۵۹۔ جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:-

انسانوں میں وہی خدا کی طرف سے کامل ہوتا ہے جو روشن نشانوں کے ساتھ خدا نما ہوتا ہے۔ اس کے چہرے سے عشق اور صدق و صفا کا نُور چمکتا ہے۔ کرم، انکسار اور حیا اس کے اخلاق ہوتے ہیں۔ اس یارِ ازلی کی محبت کا نُور اُس کے چہرے سے برستا ہے اور اُس عالی جناب کی شان کی اس میں چمک ہوتی ہے۔ پاک لوگوں کی خلوت میں اگر تیرا گزر ہو تو تجھے معلوم ہو کہ وہاں کیسے کیسے انوار برستے ہیں۔ جو شخص اپنی خودی کو چھوڑ کر خدا کے نُور میں جاملا اُس کے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات حق ہو گی۔ میرا باطن اُس نُور کی محبت سے بھرپور ہے جس سے گمراہی کے زمانے میں روشنی ہوا کرتی ہے۔ دیکھ تو سہی۔ میرے اس گھر پر نُور برس رہا ہے لیکن اگر تُو نابینا

زمانے میں روشنی ہوا کرتی ہے۔ دیکھ تو سہی۔ میرے اس گھر پر نور برس رہا ہے لیکن اگر تو نابینا ہو تو کیونکر دیکھ سکتا ہے۔ چاند اُن کے منہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا کیونکہ اُس کا نور سورج سے ہے اور اُن کا نور خدا سے۔ مَیں ساتوں آسمانوں میں کسی کو ان کا مثیل نہیں دیکھتا خواہ ہر آسمان نور کا چشمہ ہی کیوں نہ ہو۔ مَیں روشن اور چمکدار سورج کی طرح نور پھیلا رہا ہوں۔ دوسرا جہاں ہے؟ اور ایسی قدرت کس میں ہے۔ وہ کام جو مَیں کرتا ہوں اور اُن نشانوں سے جو مَیں دکھاتا ہوں یہی ظاہر ہوتا ہے کہ میرا سارا کاروبار خدا کی طرف سے ہے۔ (تریاق القلوب)

الہام دسمبر (۱۸۹۲ء) کا: "یَسُرُّ اللّٰهُ وَجْهَكَ وَيُنِيْرُ بُرْهَانَكَ. سَيُوْلَدُ لَكَ الْوَلَدُ وَيُدْنٰى مِنْكَ الْفَضْلُ اِنَّ نُوْرِىْ قَرِيْبٌ. وَقَالُوْا اَنّٰى لَكَ هٰذَا. قُلْ هُوَ اللّٰهُ عَجِيْبٌ۔

خدا تیرے منہ کی بشاش کرے گا۔ اور تیرے برہان کو روشن کر دے گا۔ اور تجھے ایک بیٹا عطا ہوگا۔ اور فضل تجھ سے قریب کیا جائے گا۔ اور میرا نور نزدیک ہے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ مراتب تجھ کو کہاں؟ ان کو کہہ کہ وہ خدا عجیب خدا ہے، اُس کے ایسے ہی کام ہیں جس کو وہ چاہتا ہے اپنے مقربوں میں جگہ دیتا ہے"۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۲۶۶ تا ۲۶۸)

پھر الہام ہے: "اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ. مَظْهَرِ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ .... اِنَّ نُوْرِىْ قَرِيْبٌ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ"۔

(تذکرہ صفحہ ۲۸۱ اور ۲۸۷، ۲۸۸۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)۔

منشی محمد الدین صاحبؓ واصل باقی نویس ساکن کھاریاں نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا: "لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا. اَنَرْتُ مَكَانَكَ"۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۵)۔

ان کے دل تو ہیں پر سمجھتے نہیں۔ مَیں نے تیری جگہ روشن کی۔ (تذکرہ صفحہ ۷۷۸ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)۔

الہام ۱۳؍جون ۱۹۰۳ء کا پی الہامات میں سے ہے: "اِنِّىْ اَنَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ"۔ مَیں نے تجھے روشن کیا اور چن لیا۔ (حقیقۃ الوحی۔ تذکرہ صفحہ ۴۷۵۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)۔

اسی طرح الہام ہے "اِنِّىْ اَنَرْتُكَ وَاَثَرْتُكَ"۔

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۱؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

"مَیں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا"۔

(تذکرہ صفحہ ۷۰۵ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)۔

بقیہ: مولوی عبدالستار خان صاحبؓ المعروف بہ بزرگ صاحب کے حالات زندگی از صفحہ نمبر ۴

ٹھوکر کا موجب ہو جاتا ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں بھی کئی لوگ ایسے ہیں جو الہام کو اپنی شہرت کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں اور اس طرح انہیں ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ مگر مولوی عبدالستار صاحب کو کثرت سے الہامات ہوتے تھے۔ باوجود اس کے انہوں نے کبھی الہامات کو اپنی بڑائی کا ذریعہ نہیں بنایا۔

خلافت کی اطاعت اور سلسلہ کے نظام کا احترام ان کے اندر پورے طور پر پایا جاتا تھا اور وہ ہمیشہ اپنے آپ کو سلسلہ کا جزو سمجھتے تھے۔ مَیں نے انہیں دیکھا کہ اگرچہ عبادات کی کثرت اور صحت کی کمزوری کی وجہ سے منحنی اور کمزور رہتے تھے مگر جب کبھی کوئی ایسا واقعہ ہو جس میں غیروں سے مقابلہ کی ضرورت پیش آئے وہ باوجود کمزوری کے جوانوں کی طرح وہاں پہنچ جاتے۔

ابھی پچھلے دنوں میری موجودگی میں سکھوں سے جب فساد ہوا تو ایک نوجوان پٹھان نے بتلایا کہ مَیں کمرے میں کوئی چیز تلاش کر رہا تھا۔ مولوی صاحب کہنے لگے کیا کام ہے۔ مَیں نے کہا کہ سکھوں سے احمدیوں کی لڑائی ہو گئی ہے۔ آپ اس وقت بیمار اور کمزور تھے۔ یہ سنتے ہی گھبرا کر چارپائی پر ہلنے لگے اور کہنے لگے پھر تم یہاں کیا دیکھ رہے ہو جلدی کیوں نہیں جاتے.........۔

وہ اپنے آپ کو نظام سے بالا نہیں سمجھتے تھے ....مَیں نے ان میں ہمیشہ یہ خوبی دیکھی کہ وہ اطاعت اور سلسلہ کے نظام کا احترام پوری طرح رکھتے تھے۔ پٹھانوں کے لئے ان کا وجود ایک نعمت غیر مترقبہ تھا۔ وہی انہیں پڑھایا کرتے اور وہی لڑائی جھگڑے کے موقع پر انہیں نصیحت کرتے اور سمجھاتے۔ غرض بغیر اس کے کہ افغانستان سے آنے والے احمدیوں کی خبر گیری کے لئے ہمیں کچھ کرنا پڑتا وہ خود ہی ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کر دیتے.........۔

خدا نے ان کو توکل کا مقام عطا فرمایا تھا۔ وہ نہایت سیر چشم واقع ہوئے تھے۔ کبھی اتنے عرصہ میں کہ وہ قادیان میں رہے مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے کبھی ایک دفعہ بھی اپنی ذاتی ضروریات کے لئے مجھے کسی قسم کی تحریک کی ہو۔ اور مَیں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے ایسے سامان فرما دیا کرتا تھا کہ خود بخود ان کی ضروریات پوری ہو جائیں کیونکہ وہ شخص جو خدا پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے لوگوں کے دلوں میں خود الہام کرتا ہے کہ وہ اس کی مدد کریں۔ غرض اللہ تعالیٰ الہام کے ذریعہ ان کی امداد بھی کرا دیتا تھا۔

مَیں نے الہام کے بارہ میں جس قدر اپنی جماعت کے اشخاص دیکھے ہیں ان میں سے زیادہ ثابت قدم مَیں نے انہیں دیکھا ہے۔ الہام ہماری جماعت میں سے اور بھی لوگوں کو ہوتے ہیں مگر بعض ان میں سے ایسے ہوتے ہیں جو ایک وقت میں آ کر ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور پھر تو کئی ایسے بھی ہیں جو مجھے دھمکیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ چونکہ مَیں نے کبھی اپنے الہامات یا کشوف بیان نہیں کئے اس لئے مجھے الہامات ہوتے ہیں نہیں اور اس طرح وہ اپنے کشوف اور الہامات سنا سنا کر مجھے ڈرانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قرآن شریف کا جو علم دیا ہے اس کے ماتحت انسانوں کی دھمکیاں مجھ پر اثر ہی نہیں کرتیں: چاہے دھمکی دینے والا ملہم کے لباس میں آئے، چاہے مامور کے لباس میں، چاہے بادشاہ کے لباس میں اور چاہے فقیر کے لباس میں۔

مَیں جانتا ہوں کہ کلام اور کلام کے پانے والوں کے کیا درجے اور مراتب ہوتے ہیں اور مَیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان درجوں کو خوب سمجھتا ہوں۔ اس لئے مجھ پر ہمیشہ وہی چیز اثر کرتی ہے اور اُتنا ہی اثر کرتی ہے جو اثر والی ہو اور جتنی اُس میں تاثیر پائی جاتی ہو۔ اس سے زیادہ اوپر اور نیچے مجھ پر کوئی چیز اثر نہیں ڈال سکتی۔

مولوی عبدالستار صاحب افغان کو مَیں نے دیکھا ہے کہ انہیں کثرت سے الہامات ہوتے تھے۔ مگر باوجود اس کے وہ خلافت کا انتہائی ادب کرتے اور سوائے ایک دفعہ کے میرے اور ان کے درمیان کبھی غلط فہمی پیدا ہونے کا موقع نہیں آیا۔ وہ بھی اس طرح کہ ایک شخص نے میرے پاس بیان کیا کہ مولوی صاحب ایسی ایسی باتیں بیان کرتے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ مولوی صاحب ایسا تو نہیں کہتے ہونگے، تمہیں غلطی لگی ہو گی۔ چنانچہ اس کے فوراً بعد مولوی صاحب کو پتہ لگا تو انہوں نے میرے پاس تردید کی اور کہا کہ مَیں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی.........۔

مَیں تاریخ میں جماعت کے ایک نیک اور اچھے شخص کے نمونے کو قائم کرنے کے لئے یہ خطبہ کہہ رہا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کو بھی آپ کا اتنا خیال تھا کہ جن چند لوگوں کو آپ نے امام الصلوٰۃ کے طور پر مقرر کیا ہوا تھا اُن میں سے ایک آپ بھی تھے۔

غرض جہاں مَیں چاہتا ہوں کہ تاریخ میں ان مخلص اور خدا رسیدہ لوگوں کے نام رہ جائیں وہاں مَیں نوجوان احمدیوں اور نئے احمدی بننے والوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس قسم کا اخلاص اور ایمان پیدا کریں اور انہیں اللہ تعالیٰ پر ایسا یقین معرفت اور توکل ہو کہ اللہ تعالیٰ ان سے براہ راست ہمکلام ہو اور وہ اس مقام پر کھڑے ہوں کہ ان کی وفات آسمان اور زمین کو ہلا دینے کا موجب ہو.........۔ یاد رکھو کہ یقین کے مقام پر وہ شخص ہوتا ہے جو کامل تعشق، کامل عبودیت اور کامل توکل پیدا کرتا ہے اور......... اللہ کی محبت اور عشق میں گداز ہو جاتا ہے"۔

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرمودہ ۲۱؍اکتوبر ۱۹۳۲ء۔ مطبوعہ اخبار الفضل ۳؍نومبر ۱۹۳۲ء)

(باقی اگلے شمارہ میں)

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact:
Iqbal Ahmad BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Tel. & Fax: 020 8874 2233 + Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جماعت احمدیہ جرمنی کے ۲۷ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

۲۷ ممالک کے ۲۳ہزار افراد کی شمولیت۔ بزرگان اور علمائے سلسلہ کی دینی و علمی موضوعات پر اہم تقاریر۔ زیر تبلیغ افراد کے ساتھ مجلس سوال و جواب۔ اس عظیم الشان جلسہ کے ساتھ نومبایعین کے مختلف جلسوں کا انعقاد۔ جلسہ کی کارروائی کا براہ راست گیارہ زبانوں میں رواں ترجمہ۔ ایم ٹی اے کی خصوصی نشریات۔

نمائندہ میئر منہائیم شہر اور ممبر پارلیمنٹ کا خطاب

واقفین نو بچوں کے لئے علیحدہ تعلیمی و تربیتی پروگرامز۔ جلسہ سے ایک روز قبل تبلیغی سیمینار کا انعقاد۔

"یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ" کے روح پرور نظارے

(رپورٹ مرتبہ : ڈاکٹر وسیم احمد طاہر۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۲ء)

جماعت احمدیہ جرمنی کا ۲۷واں عظیم الشان جلسہ سالانہ اپنی مخصوص دینی و روحانی روایات کے ساتھ مورخہ ۲۳ر تا ۲۵راگست ۲۰۰۲ء مئی مارکیٹ منہائم میں نہایت کامیابی و خوش اسلوبی کے ساتھ

جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۲ء کے بعض معزز شرکاء

جاری رہنے کے بعد بخیر وخوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ فالحمدللہ علی ذلک۔

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ نے اپنی خصوصی نشریات کے ذریعہ ۲۶ر تا ۲۸راگست جلسہ سالانہ جرمنی کے مناظر اور تقاریر دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیں۔ جلسہ سالانہ کے اکثر پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست جلسہ گاہ مستورات میں ریلے کئے گئے تاہم ہفتہ کے روز لجنہ کے اپنے پروگرام کے مطابق تقاریر ہوتی رہیں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First)، شعبہ اشاعت، شعبہ سمعی و بصری اور دیگر شعبہ جات نے خصوصی اسٹالز لگائے۔ جلسہ سالانہ میں شریک VIP's اور دیگر خاص مہمانوں کے لئے علیحدہ نہایت عمدہ انتظام موجود تھا۔ اسی طرح شرکاء جلسہ کی سہولت کے لئے شعبہ بازار کے زیر انتظام مردانہ و زنانہ ہر دو اطراف کھانے پینے اور دیگر اشیاء کی خریداری کے لئے متعدد سٹالز لگائے گئے جہاں وقفوں کے دوران خوب رونق رہی۔

حاضرین جلسہ سالانہ سے منہائم شہر کے میئر کی نمائندہ اور یورپین پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے بھی خطاب کیا اور جماعت کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر شعبہ وقف نو جرمنی کی طرف سے واقفین نو بچوں کے لئے ایک بڑی مارکی میں علیحدہ تعلیمی و تربیتی پروگرامز جلسہ کے دوران وقفوں میں منعقد ہوتے رہے جن میں جرمنی بھر سے کثیر تعداد میں آئے ہوئے واقفین نو بچوں، بچیوں اور ان کے والدین نے نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیا اور پروگرامز کو کامیاب بنایا۔ متعدد علماء کرام اور مبلغین سلسلہ ان پروگرامز میں شامل ہوتے رہے اور بچوں کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔

جلسہ سالانہ کی تیاری

جلسہ سالانہ کی تیاری کا کام یوں تو سارا سال ہی جاری رہتا ہے تاہم جلسہ کے انعقاد سے قریباً دو ماہ قبل محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی اور محترم زبیر خلیل خان صاحب افسر جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۲ء کی زیر نگرانی جلسہ سالانہ کمیٹی کی متعدد میٹنگز بلائی گئیں اور تیاری جلسہ کے کام کو احسن طریق پر سرانجام دینے کے لئے ضروری ہدایات دی جاتی رہیں۔ اور اس وقت تک کئے گئے کاموں کا جائزہ لیا جاتا رہا۔ اسی وجہ سے امسال جلسہ سالانہ کی تیاری کا کام خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ کے انعقاد سے دو روز قبل ہی مکمل ہو چکا تھا۔ ۱۲راگست سے مقام جلسہ (مئی مارکیٹ) میں نصب خیمہ جات اور دیگر کاموں کا آغاز کیا گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور چند ایک ریجنز کے سینکڑوں احباب کی شب و روز کی محنت اور وقار عمل کے ذریعہ تمام مارکیز اور خیمہ جات کئی روز قبل ہی نصب کر لئے گئے تھے۔ اس سال لگائے جانے والے چھوٹے بڑے خیمہ جات کی کل تعداد ۱۰۳ تھی۔ نجی خیمہ جات ۶۷۰ اس کے علاوہ تھے۔

مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے اپنی ٹیم کے ساتھ جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات اور آنے والے مہمانوں کی خدمت کے کام کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ دیگر ہزاروں کارکنان کے علاوہ بے شمار احباب نے باقاعدہ وقف عارضی کے تحت جلسہ سالانہ کی تیاری اور بعد ازاں وائنڈ اپ کے کاموں میں بھرپور حصہ لیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

امسال جلسہ سالانہ کمیٹی افسر صاحب جلسہ سالانہ، افسر صاحب جلسہ گاہ کے علاوہ چار افسران، ۹ نائب افسران اور ۱۲۳ ناظمین پر مشتمل تھی۔

جلسہ سالانہ سے ایک روز قبل مورخہ ۲۲راگست کو ایک تبلیغی سیمینار منعقد کیا گیا۔ محترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج جرمنی نے افتتاح فرمایا۔ سیمینار میں جماعت احمدیہ جرمنی کے ذمہ ۱۶ یورپین اور دو عرب ممالک میں تبلیغی مساعی اور کارکردگی کا جائزہ لینے کے علاوہ نومبایعین کے لئے بہتر اخلاقی اور تربیتی پروگرامز بنانے پر غور کیا گیا۔ ۹ گھنٹے تک جاری رہنے والے اس سیمینار میں ۲۰ ممالک کے ۲۰۰ سے زائد افراد نے شرکت کی۔

جلسہ سالانہ کا پہلا روز

جلسہ سالانہ کے پہلے روز مورخہ ۲۳راگست بروز جمعۃ المبارک کا آغاز باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی سے ہوا جس کے بعد جلسہ گاہ میں جرمنی کے طول و عرض سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

دوپہر ایک بجکر پچاس منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ دو بجے ایم ٹی اے کے ذریعہ لندن سے براہ راست سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مردانہ و زنانہ ہر دو جلسہ گاہوں میں نشر اور دکھایا گیا۔ جس کے بعد محترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز ظہر و عصر

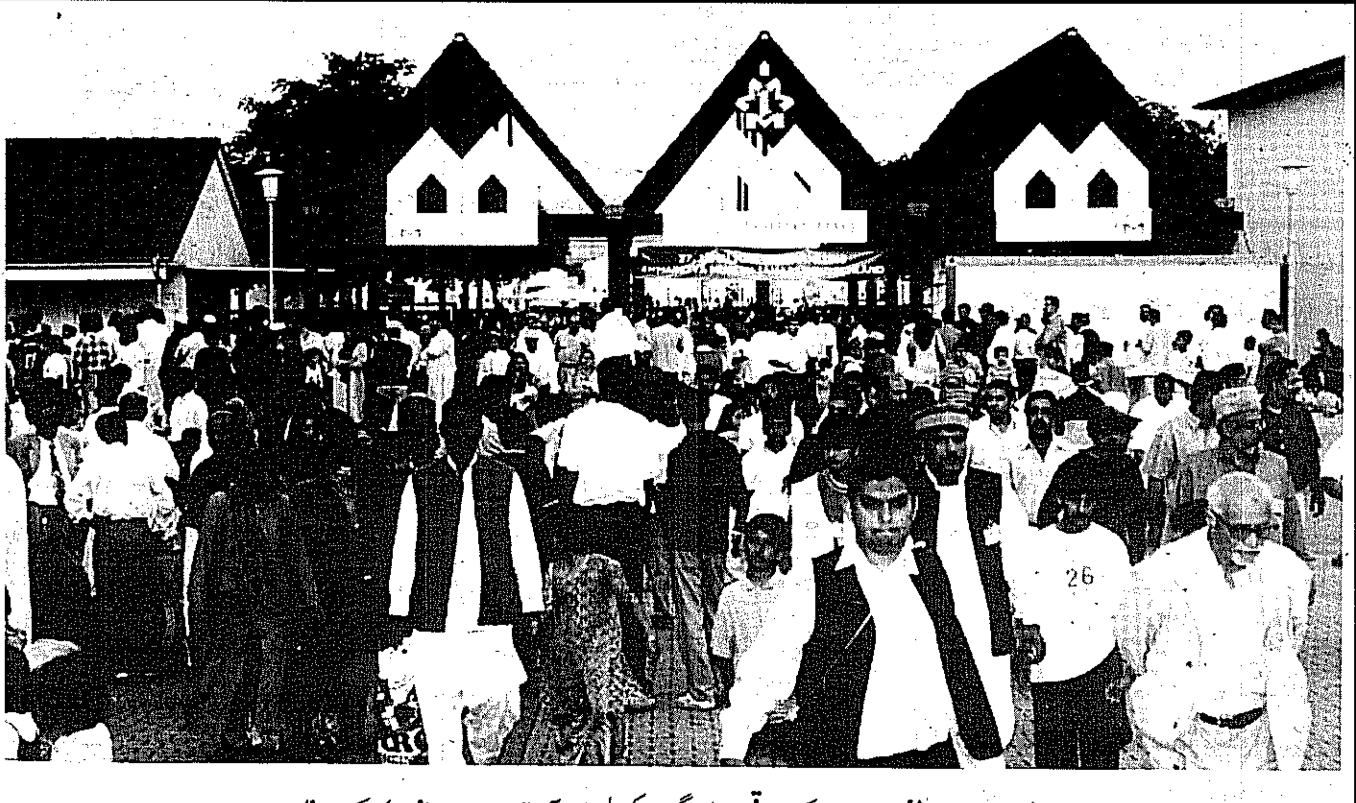

جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۲ء کے موقع پر مین گیٹ کی طرف آتے ہوئے مہمانوں کا ایک منظر

شرکاء جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۲ء کا ایک نظارہ

پڑھائیں۔ اپنے خطبہ میں آپ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ارشادات کی رو سے جلسہ سالانہ کی اغراض و برکات پر روشنی ڈالی اور حاضرین کو اس ضمن میں ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ خطبہ میں آپ نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے والے مہمانوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر بھی کیا جو آپؑ نے ان جلسوں میں شرکت کرنے والوں کے لئے بطور خاص کی ہیں۔

پانچ بجے سہ پہر جلسہ سالانہ کے اجلاس اوّل کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس افتتاحی اجلاس کی صدارت محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا گیا۔ اس پہلے اجلاس میں ہونے والی علمی تقاریر میں سے پہلی تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب سابق پرنسپل مدرسہ احمدیہ قادیان نے آنحضرت ﷺ کی بابرکت سیرت کے پہلو سادہ زندگی کے موضوع پر کی۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی مبارک سیرت کا ہر پہلو ہی پیارا اور دلکش ہے۔ لیکن جو بات آپ کی پاک سیرت میں مجھے خصوصیت سے پیاری معلوم ہوتی ہے وہ آپ کی سادگی ہے۔ آپ کی طبیعت ہر قسم کے تصنّع اور تکلف سے پاک تھی جس کا نتیجہ یہ تھا کہ جہاں ایک طرف آپ کی بے ساختہ اور سادہ روش ہر اس شخص کے دل پر جسے آپ کی صحبت سے کچھ حصہ میسر آجاتا تھا، گہرا اثر لئے بغیر نہیں رہتی تھی۔ وہاں دوسری طرف اس کے نتیجہ میں آپ کی اُمّت کے ہر طبقہ کے لئے آپ کے اسوہ مبارک پر عمل کرنا نہایت درجہ آسان ہو گیا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر ایک جرمن نومبائع مکرم یحییٰ صاحب نے کی اور اپنے قبول احمدیت کا اختصار سے ذکر کیا۔ بعد ازاں مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش، پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ جرمنی نے جرمن زبان میں اسلامی طرز زندگی اور آج کے دور میں پیدا ہونے والے مسائل بالخصوص نوجوان نسل کے مسائل اور ان کے حل پر نہایت مؤثر خطاب کیا۔ آپ کی تقریر کا رواں ترجمہ اردو زبان میں کیا جاتا رہا۔

اجلاس کی آخری تقریر پاکستان سے آئے ہوئے معزز مہمان مقرر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی تھی جو آپ نے "ذکر حبیبؑ" کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے اپنے خطاب میں نہایت دلنشیں انداز اور مؤثر پیرایہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے سب سے نمایاں اور روشن پہلو یعنی اپنے خالق و مالک رب کے ساتھ محبت کے تعلق کا بہت ہی مؤثر انداز میں ذکر فرمایا۔ نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کے بعد حضورؑ کی زندگی کا سب سے اہم پہلو رسول کریم ﷺ کے ساتھ محبت و عشق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بھی اللہ کے ساتھ محبت کا ہی ایک رنگ ہے۔ خدا کی محبت کا یہ تقاضا ہے کہ اس کی طرف سے آنے والے سے بھی محبت کی جائے۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا روز

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۴ر اگست بروز ہفتہ صبح کے اجلاس کی کارروائی مکرم ایم ییشانو صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جرمنی نے "مغربی معاشرہ میں تربیت اولاد کی اہمیت" پر کی۔ اپنے خطاب میں آپ نے زور دے کر کہا کہ یورپ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا مستقبل ہماری اولاد کی اعلیٰ تربیت سے وابستہ ہے۔ نیز فرمایا کہ احمدی والدین کا یہ اولین فرض ہے کہ اپنے اس بے حد قیمتی سرمایہ یعنی اولاد کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کریں۔

دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ جرمنی کی تھی۔ آپ نے "دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی روحانی لذات" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حقیقی داعی الی اللہ کی سب سے بڑی خوشی بلکہ اس کی خوشیوں کا نقطہ عروج اس وقت ہوتا ہے جب اس کو خدا مل جاتا ہے۔ آپ نے احباب کو توجہ دلاتے ہوئے مزید فرمایا کہ آپ وہ قوم ہیں جنہوں نے دنیا میں روحانی انقلاب لانا ہے۔ آپ وہ قوم ہیں جس سے دنیا کی تقدیر وابستہ ہے۔ آپ وہ قوم ہیں جس نے سارے جہان کی ہدایت کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔

صبح کے اس اجلاس کی آخری تقریر انگلستان سے آئے ہوئے مہمان مقرر محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن کی تھی۔ آپ نے علم و عمل کے اہم موضوع پر نہایت دلنشیں انداز میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ علم کے بغیر صحیح عمل کا تصور ممکن نہیں اور اگر عمل نہ ہو تو محض علم ایک بے فائدہ چیز ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ہماری سرخروئی اور شادکامی کا راز ان دو الفاظ میں پوشیدہ ہے۔ پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ ایک احمدی مسلمان کی زندگی کا ماٹو اور نصب العین علم و عمل کے دو مختصر الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔

دوسرے روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی پانچ بجے سہ پہر نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد شروع ہوئی۔ جس کی صدارت محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن نے فرمائی۔ اس اجلاس میں جن مقررین نے خطاب کیا ان میں سے پہلے مقرر مکرم مولانا مبارک احمد صاحب تنویر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ جرمنی تھے۔ آپ نے خلافت کی اہمیت و برکات کے اہم موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر واقفین نو کے خیمہ کا ایک روح پرور نظارہ

PLANS DRAWN

اضافی رہائش۔ لافٹ کنورشن۔ کونسل سے منظوری کی درخواست۔ تخمینہ عمارت۔

مشورہ کے لئے رابطہ آرکیٹیکٹ شیخ

020 8772 4790

077 888 17753

یا ای میل

plansdrawn@yahoo.co.uk

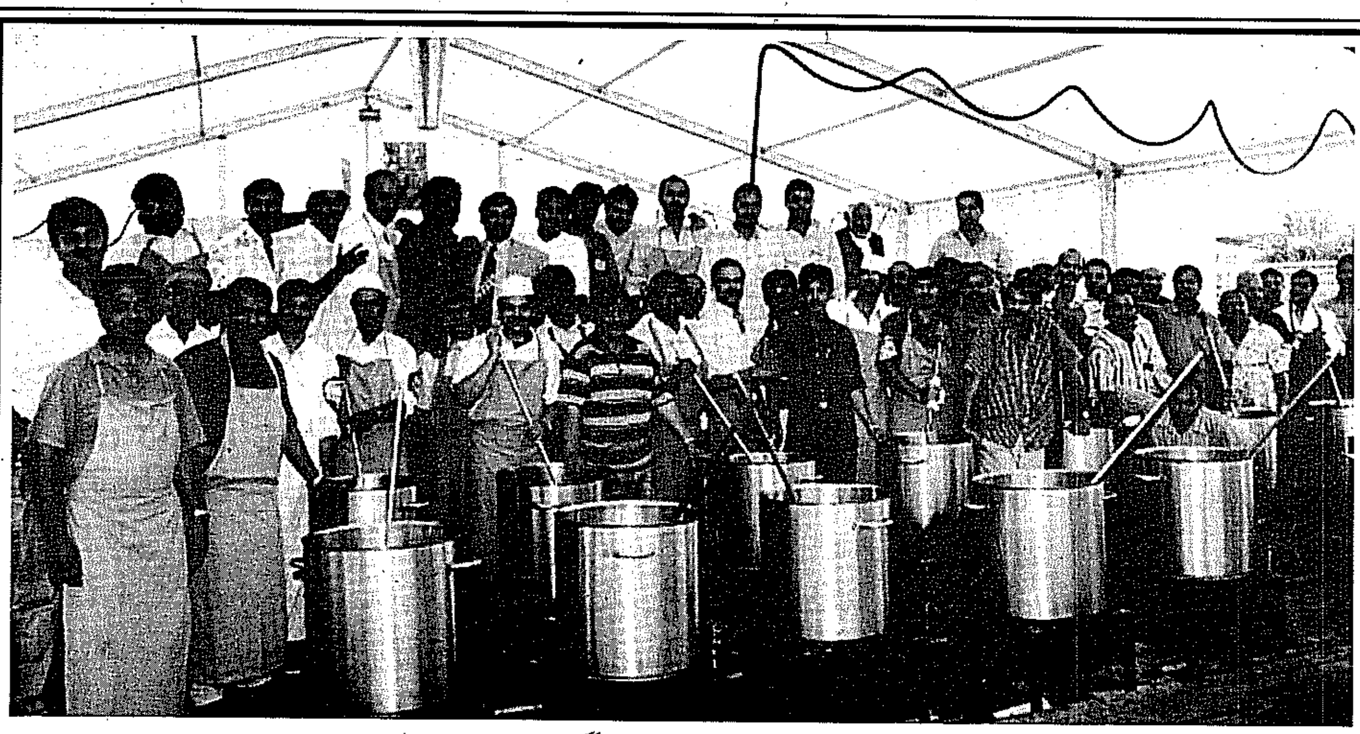

جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۲ء کے موقع پر لنگر خانہ کے کارکنان

﴿وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ......﴾ کا یہ حتمی اعلان ہے کہ نظام خلافت کے ذریعہ دین اسلام کو تمکنت اور مضبوطی عطا کی جائے گی۔ اور ساری دنیا میں غلبۂ اسلام کی آسمانی تقدیر خلافت کے ذریعہ پوری شان و شوکت اور جلال کے ساتھ جلوہ گر ہوگی۔

بعد ازاں مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی نے "خدمتِ دین کو اک فضل الٰہی جانو" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں آپ نے نہایت مؤثر رنگ میں اس اہم ذمہ داری یعنی خدمتِ دین کی سعادت کو واضح کرتے ہوئے تمام احباب جماعت کو اپنے عہد بیعت کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی تلقین فرمائی۔

اس اجلاس میں ایک نومبائع جرمن احمدی مکرم عبدالسلام بروک ہارڈ نے اپنے قبول احمدیت کے متعلق نہایت ایمان افروز تقریر کی۔

اس اجلاس کی آخری تقریر پاکستان سے جلسہ میں بطور خاص شرکت کرنے والے مہمان مقررین میں سے ایک معزز شخصیت مؤرخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی تھی۔ آپ نے "فلسفۂ نماز اور اس کی اہمیت" کے موضوع پر نہایت مؤثر اور ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ الفاظ میں بھی فلسفۂ نماز کے مختلف گوشوں اور پہلوؤں کو واضح کیا۔

تیسرا روز

جلسہ سالانہ جرمنی کے تیسرے اور آخری روز کا آغاز بھی حسب معمول نماز تہجد اور نماز فجر سے ہوا۔ پہلے اجلاس کی کارروائی صبح دس بجے مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جرمنی کی زیر صدارت شروع ہوئی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر جرمن اور اردو زبان میں مکرم داؤد احمد صاحب مجوکہ ، مدیر رسالہ "نورالدین" خدام الاحمدیہ جرمنی نے "قرآن مجید کا امن بخش پیغام" کے موضوع پر کی۔ آپ نے کہا کہ لفظ اسلام کا مطلب امن ہے اور اسلام وہ واحد مذہب ہے جس کے نام ہی میں اس کا پیغام امن پیش کر دیا گیا ہے۔ کوئی دوسرا مذہب اپنے نام میں امن بطور مقصد نہیں رکھتا۔ اسلام کے پیغام امن کو جاننے کے لئے ہمیں اس کی تعلیمات کو دیکھنا ہوگا۔ انسانی زندگی کے تین پہلو ہیں۔ ایک انسان کا ذاتی عمل معاشرہ میں، دوسرے ایک معاشرے کے فرد کی حیثیت سے اس کا طرز عمل اور تیسرے مختلف معاشروں کا ایک دوسرے کے ساتھ سلوک۔ قرآن کریم ان تینوں پہلوؤں سے امن کی تعلیم دیتا ہے۔

بعدازاں مکرم محمد الیاس منیر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جرمنی نے سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق ؓ اپنے محبوب کے رنگ میں مکمل طور پر رنگین عاشق رسول اور کمال درجہ کی فہم و فراست کے حامل تھے۔ آپ نے سیدنا حضرت ابو بکر صدیق ؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر نہایت اثر انگیز انداز میں روشنی ڈالی۔

دوپہر بارہ بجکر تیس منٹ پر جلسہ سالانہ پر آنے والے مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے زیر تبلیغ احباب کے ساتھ جرمن زبان میں سوال وجواب کی مجلس منعقد ہوئی جو قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ مکرم امیر صاحب جرمنی اور مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے سوالات کے نہایت مدلل جوابات دیے۔ اس مجلس کا آنے والے مہمانوں نے نہایت اچھا اثر لیا۔ اس مجلس سوال وجواب میں دو ہزار احباب و خواتین نے شرکت کی۔

اختتامی اجلاس

پانچ بجے سہ پہر جلسہ سالانہ جرمنی کے آخری اجلاس کی کارروائی محترم امیر صاحب جرمنی کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا گیا۔

ڈپٹی میئر من ہائم خطاب کے بعد محترم امیر صاحب جرمنی سے تحائف کا تبادلہ کرتے ہوئے

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اپنے خطاب میں احباب جماعت سے اسلام میں قربانیوں بالخصوص مالی قربانی کی برکات و اہمیت پر نہایت دردانگیز، مؤثر اور جامع خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد پرسوز دعا کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کا یہ ۲۷واں عظیم الشان جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے جماعت احمدیہ جرمنی کے اس کامیاب جلسہ سالانہ کی بدولت جماعت میں بیداری کی ایک نئی روح پیدا ہوئی ہے۔ جلسہ سالانہ کو کامیاب بنانے کے لئے جلسہ سالانہ کمیٹی، انتظامیہ اور دیگر تمام رضاکاروں نے شب وروز نہایت محنت سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے اور آئندہ بھی مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۲ء کے موقع پر مقررین اور دیگر معزز شرکاء اختتامی تقریب کے بعد سٹیج پر کھڑے ہیں

داستان حیات

(عبدالکریم شرما۔ لندن)

تسلسل کے لئے دیکھیں الفضل انٹرنیشنل
۱۹؍اپریل ۲۰۰۲ء شمارہ نمبر۱۶

دارالسلام میں مستقل دارالتبلیغ کا قیام

۱۹۵۴ء میں میری تبدیلی دارالسلام ہو گئی۔ اس وقت مولانا جلال الدین قمر صاحب یہاں مقیم تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ فلسطین چلے گئے۔ میرے دارالسلام میں قیام کے دوران یہاں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر ہوئی اور دارالسلام میں مستقل دارالتبلیغ قائم ہوا۔ پہلے یہاں چند پاکستانی گھرانے احمدی ہوا کرتے تھے، مقامی باشندوں میں بالعموم تبلیغ نہیں ہوتی تھی اس لئے مخالفت بھی نہیں ہوتی تھی۔ احمدی مبلغین کے دارالسلام میں آنے کے بعد آہستہ آہستہ افریقیوں میں بھی احمدیت پھیلنا شروع ہوئی۔

جماعت کی مخالفت اور معاندین کی قبیح اور ناشائستہ حرکات

ابتداء میں جو چند افریقی احمدی ہوئے ان میں شیخ صالح مبروک بھی تھے۔ ان کو دینی علوم سیکھنے کا شوق تھا۔ انہوں نے قرآن مجید کے مطالب اور اختلافی مسائل کے دلائل ہم سے سیکھے، پھر خاموشی سے چلے گئے اور روفیجی کے علاقہ میں ایک مسجد میں ڈیرے لگا لئے اور وہاں دینی تعلیم دینی شروع کر دی۔ احمدی علم کلام نے اثر دکھایا اور لوگ احمدیت کی طرف مائل ہو گئے۔ اس سے سنی معلمین کو خطرہ لاحق ہوا اور انہوں نے مخالفت کی اور روفیجی کے لیوالی کے پاس شکایت کی کہ صالح مبروک قادیانی مذہب علاقہ میں پھیلا رہا ہے۔ لیوالی نے شیخ مبروک کے نام سمن جاری کر دیا کہ وہ ان کی عدالت میں پیش ہو کر جواب دے کہ وہ یہاں قادیانی مذہب کو کیوں لایا ہے۔ شیخ صالح مبروک نے سمن مجھ کو بھجوا دیا۔ مَیں اگلے روز روفیجی گیا اور ڈسٹرکٹ آفیسر کو ملا اور احمدیت کا تعارف کروا کر لیوالی کا سمن ان کو دکھایا۔ چونکہ لیوالی کا یہ حکم مذہبی آزادی اور ملکی قانون کے خلاف تھا اس لئے انہوں نے کہا کہ سمن آپ میرے پاس چھوڑ جائیں مَیں لیوالی کو فہمائش کر دوں گا اور علاقہ کے سب چیفوں کو سرکلر بھجوا دوں گا کہ وہ مذہبی معاملہ میں اس قسم کی مداخلت نہ کریں۔

ڈسٹرکٹ آفیسر کے دفتر سے باہر آ کر مَیں نے شیخ صالح مبروک کو کہا کہ اب آپ کو لیوالی کی عدالت میں جانے کی ضرورت نہیں ہے آپ اطمینان سے اپنا کام کرتے رہیں۔

اس طرح روفیجی کے علاقہ میں روسینڈے اور بعض دوسرے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں جس کے نتیجہ میں مخالفت شدت اختیار کر گئی۔ معاندین کی کوشش یہی تھی کہ احمدی مبلغ دارالسلام میں ٹکنے نہ پائے۔ راہ چلتے لوگ مبلغ پر آوازے کستے۔ مذہبی مدارس کے طلباء معلمین کے اکسانے پر تعاقب کرتے اور پتھر مارتے۔ اس وقت دارالتبلیغ کرایہ کے مکان میں تھا۔ چھت ٹین کی چادروں والی تھی۔ رات کو چھت پر پتھر پھینکے جاتے جس سے پڑوسی پریشان ہوتے۔ گھر کی کھڑکیاں کھلی ہوتیں تو گوبر وغیرہ پانی میں حل کر کے پھینک جاتے جس سے کپڑے اور بستر وغیرہ گندے ہو جاتے۔ ایک دفعہ ہم سب گھر کے افراد چٹائی پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ کھڑکی سے کسی نے غلاظت پھینک دی جس سے کھانا ناپاک ہو گیا۔ ایک عرصہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

قبرستان کا معاملہ

دارالسلام میں ایشیائی مسلمانوں کے لئے ایک قبرستان وقف تھا جس میں احمدی بھی دفن ہوتے تھے۔ معاندین کے اکسانے پر بعض شریروں نے احمدیوں کی قبروں کے کتبے اکھاڑ دیئے اور قبروں کو نقصان پہنچایا۔ ان قبروں میں مکرم نذیر احمد ڈار صاحب مرحوم کے ایک بچہ کی قبر بھی تھی۔ ڈار صاحب پولیس آفیسر تھے اور ان دنوں ڈڈومہ میں متعین تھے۔ ان کو جب علم ہوا تو انہوں نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو چٹھی لکھی۔ اس پر تحقیق ہونے لگی۔ ایک دن ڈپٹی کمشنر نے مجھے اور جماعت کے صدر مکرم فضل کریم لون صاحب مرحوم کو بلایا۔ جب ہم گئے تو دیکھا کہ سُنّی جماعت کے صدر چوہدری محمد حسین صاحب اور سیکرٹری بھی آئے ہوئے تھے اور دارالسلام کے لیوالی احمد صالح اندر بیٹھے ڈپٹی کمشنر کے ساتھ باتیں کر رہے تھے۔ یہ لیوالی پہلے جب ٹبورہ میں تھے تو انہوں نے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کے خلاف جھوٹا مقدمہ بنا کر سزا دلوائی تھی اور ان کی ایما پر احمدیوں کے خلاف ٹبورہ میں ہنگامے ہوئے تھے۔ لیوالی کو افریقیوں کے معاملات میں منصفی کے اختیارات حاصل ہوتے تھے لیکن ہندوستانیوں اور یورپین کے معاملات ان کے حلقۂ اختیار میں نہیں تھے۔ جب ہمیں اندر بلایا گیا تو مَیں نے دیکھا کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی وہاں موجود ہیں۔ انہوں نے سنی جماعت کے صدر کو مخاطب کر کے کہا کہ مَیں مسلمان ملکوں میں رہا ہوں مَیں نے ایسی قبیح حرکت کہیں نہیں دیکھی کہ مسلمانوں نے قبروں کی بے حرمتی کی ہو۔ مجھے علم ہے کہ یہ شرارت کون کر رہا ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے احمدیوں کو مطعون کیا کہ وہ لوگوں کو Provoke کرتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ آئندہ احمدی اپنی میتوں کو اس قبرستان میں دفن نہ کریں بلکہ زمین خرید کر اپنا الگ قبرستان بنائیں۔ میونسپل ایریا میں قبرستان کے لئے جو قطعات ریزرو ہیں وہ بڑی کمیونٹیوں کی آئندہ ضرورت کے لئے ہیں آپ کی کمیونٹی چھوٹی ہے اس کو کوئی قطعہ نہیں دیا جا سکتا۔

مَیں نے کہا کہ اجازت ہو تو مَیں بھی کچھ عرض کروں۔ آپ نے الزام لگایا ہے کہ احمدی Provoke کرتے ہیں۔ پرووکیشن سے آپ کی کیا مراد ہے؟۔ کیا اپنے مسلک کی تبلیغ کرنا پرووکیشن ہے؟۔ کیا قانون اس کی اجازت نہیں دیتا؟ عیسائی مشن جو یہاں تبلیغ کرتے ہیں کیا وہ بھی پرووکیشن ہے؟۔ اس پر لیوالی نے لقمہ دیا کہ شیخ کلوٹا امری عبیدی نے ایک کتاب لکھی ہے۔ مَیں نے کہا ہاں وہ کتاب مَیں نے آپ کو دی تھی۔ بتائیں اس میں پرووکیشن کی کونسی بات ہے؟ وہ خاموش ہو گئے۔ مَیں نے ڈپٹی کمشنر کو کہا آپ کا دوسرا فرمان بھی انصاف پر مبنی نہیں ہے۔ بڑی کمیونٹیوں کو قبرستان کے لئے مفت زمینیں دی جائیں حالانکہ وہ مالی لحاظ سے مضبوط ہیں لیکن احمدیوں کی چھوٹی کمیونٹی کو جو مالی لحاظ سے بھی کمزور ہے شہر کی گراں قیمت زمین خریدنے کی مقدرت نہیں رکھتی کہا جاتا ہے کہ وہ زمین خرید کر قبرستان کا خود انتظام کرے۔ مَیں نے کہا کہ سنی جماعت کے صدر یہاں بیٹھے ہیں ان کو پوچھ لیں کہ ان کو احمدیوں کے موجودہ قبرستان میں دفن ہونے پر کبھی اعتراض نہیں ہوا۔ جب بھی کوئی احمدی فوت ہوا ہے یہ خود دفن کرنے میں احمدیوں کے ساتھی شریک ہوئے ہیں۔ ڈار صاحب کے بچہ کے جنازہ میں یہ شریک تھے۔ اعتراض تو لیوالی صاحب کو ہو رہا ہے۔ مجھے تو اس وقت ان کی یہاں موجودگی حیرت میں ڈال رہی ہے۔ ان کی وجہ سے ٹبورا میں احمدیوں کے خلاف ہنگامے ہوئے تھے۔ اب یہ یہاں ایسے حالات پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے مجھے سخت مایوسی ہوئی ہے۔ ڈار صاحب کی شکایت پر چاہئے تو یہ تھا کہ حکام تحقیقات کر کے مجرموں کو سزا دلواتے لیکن ہو یہ رہا ہے کہ مظلوم کمیونٹی کے نمائندوں کو بلا کر تنبیہ کر کے سمجھ لیا گیا ہے کہ ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ مظلوم کمیونٹی چھوٹی جماعت ہے اس کو دبا لینے سے کوئی حرج واقع نہیں ہوگا۔

ڈپٹی کمشنر صاحب نے دیکھا کہ معاملہ الٹ ہو گیا ہے تو فرمانے لگے ہمارا مقصد تو یہ تھا کہ قبرستان کے واقعہ سے بدامنی پیدا نہ ہو۔ آپ کا مشکور ہوں۔ مَیں اب اس میٹنگ کو برخواست کرتا ہوں۔

اگلے دن مَیں نے چیف سیکرٹری کو ڈپٹی کمشنر کے ساتھ میٹنگ کی مختصر روداد لکھ کر بھجوا دی اور گزارش کی کہ ڈپٹی کمشنر صاحب کا حکم ہے کہ موجودہ قبرستان میں احمدی دفن نہ ہوں۔ احمدی فی الحال دارالسلام میں تھوڑے ہیں۔ علیحدہ قبرستان کے لئے زمین خریدنا ان کی مقدرت میں نہیں ہے۔ اب آپ بتائیں کہ ہم کیا کریں۔

اس پر ابھی ایک مہینہ نہیں گزرا تھا کہ میونسپلٹی کی طرف سے چٹھی آ گئی کہ احمدیہ قبرستان کے لئے چہ گومبے کے علاقہ میں زمین الاٹ کر دی گئی ہے۔ ساتھ نقشہ بھی ہے۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک وسیع رقبہ احمدیہ قبرستان کے لئے مل گیا۔

دارالسلام میں احمدیہ مسجد کی تعمیر

دارالسلام میں جماعت نے مسجد اور دارالتبلیغ کی تعمیر کے لئے گورنمنٹ سے پلاٹ لیا ہوا تھا۔ مخالفت جب بڑھی تو غالباً کسی کی انگیخت پر متعلقہ محکمہ کی چٹھی آئی کہ چونکہ مدت مقررہ کے اندر جماعت نے مجوزہ عمارت تعمیر نہیں کی اس لئے محکمہ نے پلاٹ واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب ان دنوں دارالسلام آئے ہوئے تھے۔ عمارت کے منظور شدہ نقشے پہلے سے تیار تھے۔ اگلے روز ہم نے مجوزہ مسجد کے محراب کے رخ چند گز بنیاد کھدوا کر خاموشی سے بنیادی اینٹیں رکھ دیں اور محکمہ کو اطلاع کر دی کہ تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے۔ چوہدری محمد حسین صاحب جن کا اوپر ذکر آ چکا ہے بلڈنگ کنٹریکٹر تھے۔ شام کو ہم ان کو ملنے ان کے گھر گئے اور ان کو مسجد اور مشن ہاؤس کا نقشہ دکھا کر کہا کہ ہم تعمیر کا کام جلد شروع کرنا چاہتے ہیں۔ آپ تعمیر کا کام اپنے ہاتھ میں لیں۔ انہوں نے نقشہ دیکھ کر تخمینہ لگایا اور تھوڑی سی کمی بیشی کے ساتھ ان کے ساتھ معاملہ طے ہو گیا۔ شیخ صاحب نے کہا کہ ہمارے پاس رقم نہیں ہے۔ ہم فنڈز جمع کرتے ہیں آپ تعمیر شروع کروا دیں۔ جیسے جیسے رقم جمع ہوتی جائے گی ہم ادائیگی کرتے جائیں گے۔ ہم نے ان سے ہاتھ ملایا اور ہنستے ہوئے شیخ صاحب نے کہا چوہدری صاحب معاہدہ یہ ہے کہ Payable when able۔ وہ ہنسنے لگے اور کہا کہ آپ کی جماعت نے لندن میں مسجد بنائی ہے اور ممالک میں بھی مساجد بنائی ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کی جماعت کے پاس پیسہ نہ ہو۔ شیخ صاحب نے کہا یہ حقیقت ہے کہ اس وقت ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ اس طرح انہوں نے کام شروع کروا دیا اور ہم سب فنڈز جمع کرنے کی مہم میں جت گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ایک دو سال میں ہم نے ساری رقم ادا کر دی۔ مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے ساتھ مخالفین کے حوصلے پست ہو گئے اور

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

انہوں نے سمجھ لیا کہ احمدی مبلغ جانے کے لئے یہاں نہیں آیا۔

آہستہ آہستہ حالات بدلنا شروع ہوئے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہوئی کہ جب ملک میں آزادی کی رو چلی اور ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین (Tanu) نے اثرونفوذ حاصل کرنا شروع کیا تو اکثر معلمین اور شیوخ نے جو ہندوستانی مسلمانوں کے مالی وجوہ کی بنا پر زیر اثر تھے اس سیاسی پارٹی کی مخالفت کی۔ اس کے نتیجہ میں عوام مُلّاؤں سے بیزار ہوگئے۔

ہمارا مشن اگرچہ سیاسی امور میں دخل نہیں دیتا تھا تاہم اس کو افریقیوں کے جائز مطالبات، حقوق اور انسپریشن سے ہمدردی تھی۔ مسٹر جولیس نیریرے (Mr.Julius Nyerere) کے ساتھ جو Tanu کے صدر تھے، میرے مراسم پیدا ہوگئے ان سے ملاقات ہوتی رہتی۔ ایک دفعہ انہوں نے مجھے اپنے گھر کھانے پر مدعو کیا۔ یہ صاحب ٹھنڈے مزاج کے تھے اور بات سلیقہ سے کرتے تھے۔ ان سے اکثر مذہبی اور سیاسی امور پر گفتگو ہوتی۔ وہ جماعت کے موقف کو خوب سمجھتے تھے اور وقت آنے پر ہماری حمایت کرتے تھے۔ ٹانگانیکا کو آزادی ملنے کے بعد وہ ۲۳ سال تک صدر مملکت رہے۔ بعد میں از خود صدارت سے علیحدہ ہوگئے لیکن Tanu اور حکومت کی راہنمائی کرتے رہے۔

میری جولیس نیریرے سے آخری ملاقات ممباسہ میں ہوئی تھی۔ ایک ہال میں ان کی تقریر تھی۔ مَیں جا کر آخری بنچ پر بیٹھ گیا۔ تقریر کے دوران میں ان کی نظر مجھ پر پڑی۔ تقریر ختم کرتے ہی پیچھے آکر مجھ کو ملے۔ شام کو ان کے اعزاز میں ڈنر تھا اس میں بھی مَیں مدعو تھا۔ جب وہ تشریف لائے تو اپنی جگہ جانے سے قبل میرے قریب ایک خالی کرسی پر بیٹھ گئے۔ فرمانے لگے مَیں آپ کا انتظار کرتا رہا کہ پاکستان سے واپسی پر آپ دارالسلام آجائیں گے۔ پوچھتا بھی رہا کہ آپ اس وقت کہاں ہیں لیکن آپ ممباسہ میں ہی رک گئے۔ مَیں نے کہا ہم نے ایک قابل شخص کالوٹا امری عبیدی کے وجود میں دے دیا ہے۔ وہ میری نسبت بہتر رنگ میں خدمت کریں گے۔ کہنے لگے پھر بھی ہمیں آپ کی ضرورت ہے۔ کچھ دیر باتیں کرکے وہ اپنی سیٹ پر چلے گئے۔

دارالسلام کے قیام کے دوران سونگیا، ٹنڈورو، مساسی، مٹاما، لنڈی، نیوالا، کلوا، مورو گورو، ارنگا اور مبیا کے تبلیغی دورے کئے۔ بعض جگہوں پر بہت سی سعید روحوں نے احمدیت قبول کی۔

تنزانیہ کی معروف شخصیات سے تعارف

دارالسلام میں لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس ہوتا تھا۔ ملک بھر سے نمائندے اور بعض چیفس شرکت کے لئے آتے تھے۔ اس موقع پر مجھے ان سے [illegible]ارف ہونے کا موقع ملتا تھا۔ چیف آدم ساپی اسمبلی کے [illegible] سپیکر تھے۔ بہت شریف النفس انسان تھے۔ دو دفعہ [illegible] نے ان کو اپنے گھر مدعو کیا وہ تشریف لائے اور غریبانہ [illegible] چٹائی پر بیٹھ کر کھانا کھایا۔ ٹانگانیکا میں ڈسٹن عماری صاحب پہلے افریقی تھے جو انگریزوں کی عملداری میں ڈسٹرکٹ آفیسر کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ رنگ روڈ پر ان کا بنگلہ تھا۔ ان کے آباواجداد کسی زمانہ میں مسلمان تھے۔ وہ مشن سکولوں میں پڑھنے کی وجہ سے عیسائی ہوگئے تھے۔ اس لئے مجھے خصوصی توجہ ہوئی کہ ان کو اسلام کی دعوت دوں۔ مَیں ان کے پاس جانے لگا اور ان کو سواحیلی ترجمہ قرآن دیا۔ ایک دن جب مَیں ان کے ہاں گیا ہوا تھا تو David Kidaha آگئے۔ ان کے والد ایک غیور مسلمان چیف تھے۔ چند دن قبل مَیں نے ان کے متعلق اخبارات میں پڑھا تھا کہ انہوں نے عیسائیت قبول کرلی ہے۔ مجھے تعجب ہوا کہ یہ کیسے ہوا کہ ایک غیور مسلمان چیف کا لڑکا عیسائی ہوگیا۔ مَیں ان کو ملنا چاہتا تھا۔ اتفاق سے مسٹر جولیس نیریرے بھی وہاں موجود تھے۔ مَیں نے ڈیوڈ کڈاہا سے پوچھا کہ کیا اخبارات کی یہ خبر سچی ہے کہ آپ نے عیسائیت قبول کرلی ہے؟ کہنے لگے ہاں۔ مَیں نے کہا اس کی کوئی وجہ تو ہوگی۔ وہ خاموش رہے۔ مَیں نے کہا آپ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔ آپ نے مذہب تبدیل کرنے سے قبل تحقیق تو ضرور کی ہوگی۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ کو بھی مستفید فرمائیں اور وہ امور بتائیں جن سے متاثر ہوکر آپ نے اسلام پر عیسائیت کو ترجیح دی ہے۔ کہنے لگے: ﴿لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ﴾۔ مَیں نے کہا یہ تو درست ہے لیکن مجھ کو اپنی تحقیق سے آگاہ کرنے میں حرج کیا ہے۔ لیکن وہ خاموش ہوگئے اور کچھ نہیں بولے۔

مسٹر جولیس نیریرے نے دیکھا کہ مسٹر ڈیوڈ کڈاہا سے جواب نہیں بن پڑتا تو وہ کہنے لگے شیخ شرما اگر آپ اجازت دیں تو مَیں ڈیوڈ سے کچھ باتیں کرلوں۔ مَیں نے کہا ضرور کریں۔ وہ ان سے سیاسی باتیں کرنے لگ گئے۔ میرا تاثر یہی تھا کہ کڈاہا اس غلط فہمی کا شکار ہوگئے ہیں کہ عیسائیت کو قبول کرنے کی وجہ سے وہ کسی اعلیٰ منصب کو حاصل کرلیں گے۔ جہاں تک میرا علم ہے وہ اس میں ناکام رہے۔ نہ ان کو منصب حاصل ہوا اور نہ اہمیت ملی۔ آخر میں معلوم نہیں کہ ان کا کیا حشر ہوا۔

خلافتِ ثالثہ کے متعلق رؤیا

خاکسار دارالسلام سے نومبر ۱۹۵۶ء میں ساڑھے آٹھ سال کے بعد پہلی دفعہ رخصت پر پاکستان گیا۔ ربوہ پہنچ کر مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کمرے میں بہت سے لوگ جمع ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تشریف لائے اور دیوار کے قریب لوگوں کی طرف رخ کرکے کھڑے ہوگئے۔ کچھ لوگ آپ کی طرف ملتفت ہوئے اور کچھ پیٹھ پھیرے کھڑے رہے اور آپس میں گفتگو کرتے رہے۔ اس پر مجھے تعجب ہوا اور مَیں نے بار بار کہا کہ لوگوں نے اپنے جوتوں کی ایڑیاں کیوں صاحبزادہ صاحب کی طرف کی ہوئی ہیں۔ اس پر آہستہ آہستہ لوگوں کی توجہ آپ کی طرف ہوئی اور لوگ ترتیب سے صفیں بنا کر آپ کی طرف رخ کرکے کھڑے ہوگئے۔ آپ تبسم فرمارہے تھے۔ پھر سب آپ کی طرف رخ کرکے ادب سے جھک گئے۔

چند دن بعد خاکسار قادیان گیا۔ احمدیہ چوک میں استاذی المحترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹ سے ملاقات ہوئی۔ وہ میرا ہاتھ پکڑ کر گھر لے آئے اور چائے پیش کی۔ اس وقت باتوں باتوں میں آپ نے فرمایا عبدالکریم! چند دن ہوئے مَیں نے عجیب خواب دیکھا ہے کہ میرے ہاتھ میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف آئینہ کمالات اسلام ہے۔ اس کے شروع میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر ہے۔ مَیں نے چند ورق الٹے تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی تصویر نظر آئی۔ اور ورق الٹائے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تصویر دیکھی۔ جب اور ورق الٹے تو مَیں نے دیکھا کہ چوتھی تصویر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی ہے۔ ان کی خواب سنتے ہی مجھے اپنا خواب یاد آگیا اور اس توارد کی وجہ سے یقین ہوگیا کہ خلیفۃ المسیح الثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ہی ہونگے۔

ربوہ واپس آکر مَیں نے حضرت مولوی عبدالرحمٰن جٹ مرحوم کا رؤیا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں لکھ بھیجا۔ حضور کا اس بارہ میں جواب مجھے نہیں ملا۔ قریباً ایک سال ربوہ میں رہ کر ستمبر ۱۹۵۷ء میں خاکسار واپس افریقہ چلا گیا۔ وہاں جب بھی آئندہ خلافت کے بارہ میں ذکر چلا مَیں نے کہا کہ مجھے علم دے دیا گیا ہے کہ تیسرے خلیفہ کون بزرگ ہونگے لیکن بتانے کا اِذن نہیں ہے۔ ۱۹۶۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات سے چند دن قبل خاکسار رخصت پر پھر ربوہ آیا ہوا تھا۔ مجلس انتخاب خلافت کا خاکسار بھی ممبر تھا۔ جس رات حضرت مصلح موعودؓ کا وصال ہوا اس کی صبح فجر کی نماز مَیں نے مسجد مبارک میں ادا کی۔ نماز سے فارغ ہوکر کچھ لوگ قصر خلافت میں جمع ہوگئے ان میں مَیں بھی تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب تشریف لائے اور کمرہ کی شمالی دیوار کے قریب کھڑے ہوگئے۔ یہ کمرہ وہی تھا جو مَیں نے نو سال قبل خواب میں دیکھا تھا۔ جب خلیفہ کے انتخاب کا موقعہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو منصب خلافت پر سرفراز فرمایا۔ الحمدللہ۔

ممباسہ میں تقرری

ستمبر ۱۹۵۷ء میں قریباً ایک سال کی رخصت گزار کر خاکسار دوسری دفعہ مشرقی افریقہ کے لئے روانہ ہوا۔ اس مرتبہ تقرری ممباسہ میں ہوئی جہاں ۱۹۶۱ء کے شروع تک رہا۔ اس علاقہ میں عربوں کا خاصا اثر تھا۔ ہماری مخالفت بھی تھی۔ عربوں کو مانوس کرنے کے لئے شام کو مسجد میں کلاسیں کھولیں۔ انگریزی اور حساب کے مضامین پڑھائے جاتے۔ کافی لوگ کلاسوں میں شامل ہوجاتے جن سے ہماری تبلیغی گفتگو ہوتی۔ آہستہ آہستہ وہ دلچسپی لینے لگے اور نمازوں میں ہمارے ساتھ شامل ہوجاتے اور پبلک میں ہماری حمایت اور تائید کرتے۔ عرب سیکنڈری سکول اور Miome کی مشہور درسگاہوں میں بھی باقاعدہ جانا شروع کیا۔ خداتعالیٰ کے فضل سے ہمیں پانچ عرب نوجوان ملے جنہوں نے احمدیت قبول کی۔ ٹاویٹا کے علاقہ میں تین جماعتیں قائم ہوئیں اور مساجد بنیں۔

تھیوسافیکل سوسائٹی کے لئے نشان

انہی دنوں جب میرا قیام ممباسہ میں تھا۔ تھیوسافیکل سوسائٹی نے مجھے "وحی والہام کی حقیقت" کے موضوع پر تقریر کرنے کی دعوت دی۔ تقریر میں ابھی کچھ وقت تھا اس لئے مَیں زنجبار چلا گیا۔ واپسی پر بحری جہاز میں سفر کرتے ہوئے مَیں نے اس موضوع پر غور کرنا شروع کیا۔ اس دوران دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کیا ہی اچھا ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو تازہ نشان دکھائے تا اس موقع پر ذاتی شہادت بھی پیش کروں۔ اس پر طبیعت دعا کی طرف مائل ہوئی۔ بعد میں یہ خیال بھی آیا کہ کہاں خدائے قدوس کی بزرگ اور برتر ہستی اور کہاں یہ ناچیز اور گنہگار بندہ اور اپنی اس جسارت پر استغفار کیا۔ قریباً دس بجے جہاز ممباسہ پہنچا۔ گھر گیا تو اہلیہ نے بتایا کہ ایک یورپین خاتون دو مرتبہ آئی تھیں اور آپ کا پوچھ رہی تھیں۔ وہ ہوٹل کا پتہ جہاں وہ ٹھہری ہوئی ہیں دے گئی ہیں۔ چنانچہ اسی وقت ہوٹل جاکر مَیں نے مس سڈنی میری پرٹ (Miss Sydney Mary Pert) سے ملاقات کی۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے وہ اپنے والد صاحب کے ساتھ نائیجیریا میں تھیں۔ مولانا نسیم سیفی صاحب کے ذریعہ انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ بعد میں ان کے والد ساؤتھ افریقہ چلے گئے اور وہاں ان کا انتقال ہوگیا۔ اب وہ والدہ کو لے کر ساؤتھ افریقہ جارہی تھیں کہ بحری جہاز میں والدہ زیادہ علیل ہوگئیں اور ان کو ممباسہ اترنا پڑا۔ ان کی والدہ اس وقت یورپین ہسپتال میں تھیں۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ خداتعالیٰ کے فضل سے اب والدہ کی حالت بہتر ہوگئی ہے۔ ہسپتال سے ٹیلیفون آیا ہے کہ ڈاکٹر نے انہیں جانے کی اجازت دے دی ہے۔ چار بجے جاکر وہ انہیں لے آئیں گی۔

ان سے مل کر مَیں پوسٹ آفس گیا اور وہاں سے ڈاک لی۔ ظہر کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ کر مَیں نے ڈاک دیکھی اس میں اخبار الفضل کا پیکٹ بھی تھا وہ کھول کر پڑھنے لگا۔ دوسرے صفحہ پر پہنچا تو عبارت مدھم ہوگئی۔ معاً مَیں نے دیکھا کہ مسجد کے اندر قبلہ رخ دیوار کے ساتھ، رات کی رانی کا پودا لگا ہوا ہے اور اس کی جڑوں میں دو موٹی موٹی

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

سفید انگلیاں (جو کسی یورپین ہاتھ کی معلوم ہوتی ہیں) داخل ہیں اور پودے کو جھٹکا دے کر اکھاڑ رہی ہیں۔ دو جھٹکوں سے وہ پودا اکھڑ گیا۔ جڑوں کے ٹوٹنے کی آواز بھی مَیں نے سنی۔ اس کے بعد یہ حالت جاتی رہی۔ ابھی مَیں اس نظارہ کے متعلق سوچ ہی رہا تھا کہ پھر وہی کیفیت طاری ہو گئی اور ایک عورت کو دیکھا کہ سیاہ رنگ کا جالی دار رومال سر پر ڈالے سامنے بیٹھی رو رہی ہے۔ خیال اس طرف گیا کہ شاید اس نظارہ کا تعلق مس پرٹ کی والدہ سے ہو لیکن چونکہ انہوں نے تھوڑی دیر قبل مجھے بتایا تھا کہ والدہ کی صحت ہو گئی ہے اور وہ ہسپتال سے آ رہی ہیں اس لئے خیال ہوا کہ شاید تعبیر کچھ اور ہو۔

اگلے روز صبح دس بجے کے قریب مَیں دفتر میں کام کر رہا تھا کہ اچانک ایک کار میں ایک صاحب آئے۔ انہوں نے بتایا کہ مس پرٹ کی والدہ کل فوت ہو گئی تھیں۔ وہ اس وقت شیخ صالح محمد صاحب کے مکان میں ہیں اور آپ کو بلا رہی ہیں۔ مَیں اسی وقت ان کے ساتھ شیخ صاحب کے گھر پہنچا اور نشست گاہ میں جا کر صوفہ پر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد مس پرٹ تشریف لائیں سر پر سیاہ جالی کا رومال تھا اور آ کر سامنے والے صوفہ پر (جو قبلہ رخ دیوار کے ساتھ تھا) بیٹھ گئیں اور رونے لگیں۔ روتے ہوئے کہا:

"Tel me by God, what would happen to my mother".

یعنی بخدا مجھے بتاؤ کہ میری والدہ کے ساتھ کیا ہو گا۔ مَیں نے انہیں دلاسا دیا اور بتایا کہ موت انسان کی آئندہ ترقی کے لئے ازبس ضروری ہے۔ اخروی زندگی کی کچھ باتیں بتائیں اور کل جو نظارہ مَیں نے دیکھا تھا اس کا ذکر کیا۔

مس پرٹ بعد میں ربوہ چلی گئی تھیں اور ان کی شادی محترم مبارک احمد صاحب ساقی کے ساتھ ہو گئی تھی جنہیں حضور ایدہ اللہ کی پاکستان سے لندن ہجرت کے بعد کے دور میں ایڈیشنل وکیل التصنیف اور ایڈیشنل وکیل التبشیر کے طور پر خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ خاتون لندن میں فوت ہوئیں اور احمدیہ قبرستان میں مدفون ہیں۔ ان کا بیٹا منصور احمد ساقی اور بیٹی سارہ ساقی جماعت کے مخلص اور فعال ممبر ہیں۔

غرض تھیوسافیکل سوسائٹی کے جلسہ میں مقررہ تاریخ کو تقریر ہوئی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب تھی۔ وحی کی اقسام، حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعض پیشگوئیاں اور حضرت مصلح موعودؓ کے رؤیا و کشوف کے نمونے بیان کرنے کے بعد خاکسار نے اس تازہ کشفی نظارہ کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح حیرت انگیز طریق پر واقعہ ظہور میں آیا۔

حاضرین نے تقریر توجہ اور دلچسپی سے سنی۔ بعد میں سوالات کے جوابات دئے۔ اس طرح اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے ثبوت پیش کرنے کا موقع ملا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

○ ○

مجلس خدام الاحمدیہ گیئو (Gbey) (آئیوری کوسٹ) کے

تیسرے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: وسیم احمد ظفر - مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ)

الحمد للہ، محض خدا کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ گیئو (Gbey) کو اپنا تیسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۳، ۴/ اگست ۲۰۰۲ء بروز ہفتہ، اتوار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

تیاری اجتماع

ملکی حالات کے پیش نظر یہ اجتماع ایک سال کے وقفہ کے بعد منعقد کیا گیا۔ پہلے یہ ریجنل اجتماع ایک روزہ ہوتا تھا۔ اس دفعہ دو روزہ منعقد کیا گیا۔ اس اجتماع کی تیاری مقررہ تاریخ سے چار ماہ قبل شروع کر دی گئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ گیئو (Gbey) نے دن رات محنت کر کے ورزشی مقابلہ جات کے لئے اور خاص طور پر فٹ بال کے مقابلوں کے لئے ایک خاردار جھاڑیوں سے ڈھکے قطعہ ارضی کو صاف کر کے ایک خوبصورت گراؤنڈ تیار کیا۔

اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ گیئو (Gbey) نے اس اجتماع کو اپنی مدد آپ کے تحت منعقد کرنے کے لئے چالیس خدام پر مشتمل اس مجلس کو دو گروپس میں تقسیم کیا اور ہر اتوار کو یہ گروپس کسی کے کھیتوں میں کام کرتے اور شام کو حاصل ہونے والی آمدنی اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں جمع کرتے۔

اسی طرح خاکسار نے کوشش کی کہ اس دفعہ اجتماع کو مرکزی اجتماع (ربوہ کے اجتماع) کی روایات کے مطابق منعقد کیا جائے۔ اس کے پیش نظر خاکسار نے خدام کے ساتھ متعدد اجلاسات کئے۔ جماعتی روایات اور اجتماع کی غرض و غایت سے آگاہ کیا۔ دعوت نامے اجتماعی اور انفرادی طور پر تقسیم کئے گئے۔ اس اجتماع کو دلچسپ اور مفید بنانے کے لئے دوسرے ریجنز کی مجالس کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔

آمد وفود

اجتماع کے لئے ۳، ۴/ اگست کی تاریخیں مقرر کی گئی تھیں لیکن خدام کے وفود ۲/ اگست بروز جمعۃ المبارک ہی مذکورہ گاؤں پہنچنا شروع ہو گئے۔ ایک نومبائعین کا وفد دابو (Dabou) شہر سے خاکسار کے ساتھ پہنچا۔ دابو شہر میں جماعت احمدیہ کا نفوذ جون ۲۰۰۲ء میں ہوا ہے۔ اسی طرح آبی جان (Abid Jan) سے ۲۲ خدام کا ایک وفد صدر صاحب خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ کی زیر قیادت پہنچا۔ اس طرح عملی طور پر آغاز ۲/ اگست بروز جمعہ ہی ہو گیا۔ بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز عشاء مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے خدام کو اجتماع کی غرض و غایت سے آگاہ کیا۔

پہلا روز۔ آغاز اجتماع

مورخہ ۳/ اگست بروز ہفتہ اجتماع کا باقاعدہ آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس قرآن دیا گیا۔ اس روز بھی وفود کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔

پہلا اجلاس

اجتماع کے پہلے اجلاس کا آغاز مکرم عبدالرشید صاحب انور امیر و مشنری انچارج کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، نظم اور عہد دہرائے جانے کے بعد گاؤں کے چیف صاحب (جو زعیم انصار اللہ بھی ہیں) نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا اور کہا کہ ہم معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ لوگ ایک گھر کو چھوڑ کر اپنے دوسرے گھر میں آ گئے ہیں۔ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ کو اس اجتماع کے انعقاد پر مبارک باد دی۔

اس کے بعد مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ گیئو (Gbey) نے بھی اپنے خطاب میں معزز مہمانوں کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہا اور اجتماع کے دوران جماعتی روایات کو قائم رکھنے کی تلقین کی۔ امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں خدام کو مختلف ہدایات دیں۔

علمی مقابلہ جات

افتتاحی خطاب اور دعا کے بعد علمی مقابلے کروائے گئے جن میں تلاوت، نظم، اذان اور دینی معلومات کے مقابلہ جات شامل تھے۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ نے خطاب کیا اور خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

دوسرا روز

دوسرے روز کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم دیا گیا۔ ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں مختلف دوڑیں، رسہ کشی اور فٹ بال شامل تھے۔

فٹ بال مقابلوں میں میزبان گاؤں کی ٹیم اول، نومبایعین دابو کی ٹیم دوم اور آبی جان کی ٹیم سوم رہی۔ شائقین کی ایک بڑی تعداد نے یہ دلچسپ مقابلے دیکھے۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں خدام الاحمدیہ گیئو (Gbey) کو اس اجتماع کے کامیاب انعقاد پر مبارک باد دی اور دوسری مجالس کو بھی تلقین کی کہ وہ بھی اس قسم کے اجتماع منعقد کریں۔ خطاب کے بعد اختتامی دعا کے ساتھ اس بابرکت اجتماع کا اختتام ہوا۔ الحمد للہ

بک سٹال

دوران اجتماع فرنچ اور عربی زبان میں جماعتی لٹریچر کا سٹال لگایا گیا۔ اسی طرح فرنچ، لوکل زبان جولہ اور مورے میں تربیتی اور تبلیغی کیسٹ کا بھی سٹال لگایا گیا۔

ہومیو پیتھی سٹال

مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے اس اجتماع پر ہومیو پیتھی کی ادویات کا سٹال لگایا گیا۔ غانا اور برکینا فاسو سے منگوائی گئیں ادویات بھی رکھی گئی تھیں۔

تأثرات

اجتماع کے انعقاد کا ایک بڑا مقصد نومبایعین کی تربیت اور جماعتی روایات سے ان کو آگاہ کرنا ہوتا ہے۔ اجتماع کے اختتام پر نومبایعین کے ساتھ امیر صاحب کی ملاقات کے موقع پر خدام نے کہا کہ یہ اجتماع نظم و ضبط اور پروگرام کے لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔ اور ہم اس عہد اور عزم کے ساتھ واپس جا رہے ہیں کہ آئندہ سال ہم بھی اس قسم کا اجتماع دابو شہر میں منعقد کریں گے۔ یاد رہے کہ دابو شہر میں ایک پورا محلّہ مع ایک خوبصورت مسجد اور امام کے جون ۲۰۰۲ء میں آغوش احمدیت میں آیا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور احسن رنگ میں مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

○

الحمد للہ ، الحمد للہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں سے گزشتہ سال پڑھ کر فارغ ہونے والے ۸۰ فی صد سٹوڈنٹس کو اللہ تعالیٰ نے بہترین ملازمت سے نوازا ہے اور بہت سی کمپنیاں اب خود ڈیمانڈ کر رہی ہیں کہ ہمیں آپ کے پاس پڑھے ہوئے اور لوگوں کی ضرورت ہے

نئے کورس کے لئے داخلے جاری ہیں

E-mail: Khalid@t-online.de

MICRO[illegible]FT-PROFESSIONAL IT TRAINING CENTRE

EHRHA[illegible]TR.4 30455 HANNOVER, GERMANY.

Tel :00 (49) + 511 [illegible] 43 75 Fax:00 (49) + 511 - 48 18 735

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

ماہنامہ "مصباح" جنوری ۲۰۰۲ء کی زینت مکرم محمد ہادی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:

جو آؤ تو رستے میں آنکھیں بچھاؤں
تجھے داستانِ محبت سناؤں
دعا ہے شبِ ہجر اب بیت جائے
سحر ہو تو سورج پہ قربان جاؤں
رواں زندگانی تیرے نُور سے ہے
مَیں اِس نُور میں اپنی دنیا بساؤں

.......❁.......❁.......❁.......

صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ کی نماز تہجد

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"مَیں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے...... مَیں اکثر کو دیکھتا ہوں کہ سجدہ میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں"۔(انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد۱۱۔صفحہ ۳۱۵)

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے بیٹے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو حصول تعلیم کے لئے مصر روانہ فرمایا تو اپنی قلم سے انہیں یوں نصیحت فرمائی: "تہجد غیر ضروری چیز نہیں، نہایت ضروری نماز ہے۔ جب میری صحت اچھی تھی اور جس عمر کے تم اب ہو، اس سے کئی سال پہلے سے خداتعالیٰ کے فضل سے گھنٹوں تہجد ادا کرتا تھا۔ تین تین چار چار گھنٹہ تک اور رسول کریم ﷺ کی اس سنّت کو اکثر مدّنظر رکھتا تھا کہ آپؐ کے پاؤں کھڑے کھڑے سوج جاتے تھے"۔

حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں نے ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولیٰ سے جو چاہوں گا، مانگوں گا۔ مگر جب مسجد مبارک میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے۔ اس کے الحاح کی وجہ سے مَیں نماز بھی نہ پڑھ سکا اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہوگیا اور مَیں بھی دعا میں محو ہو گیا کہ الٰہی! یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے اس کو دے دے۔ اور مَیں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے۔ مَیں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب سر اٹھایا تو دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ مَیں نے السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا اور پوچھا: میاں! آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا؟ تو آپؓ نے فرمایا: مَیں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی! مجھے میری آنکھوں سے دین کو زندہ کر کے دکھا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے بیان کیا کہ ایک رات قادیان میں گرمیوں کے موسم میں میری آنکھ دل ہلا دینے والی کرب میں ڈوبی ہوئی آواز سے کھل گئی اور مجھے خوف محسوس ہوا۔ جب مَیں نیند سے بیدار ہوا تو احساس ہوا کہ حضرت مصلح موعودؓ تہجد کی نماز ادا فرما رہے تھے۔ آپؓ بار بار اِھْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم کو اتنے گداز سے پڑھ رہے تھے کہ یوں معلوم دیتا تھا کہ ہانڈی ابل رہی ہو اور مجھے یوں لگا کہ آپ نے اس دعا کو اتنی مرتبہ پڑھا جیسے کبھی ختم نہ ہوگی۔

ایک دفعہ ایک نوجوان نے حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ سے کہا کہ یورپ میں فجر کی نماز اپنے وقت پر ادا کرنا بہت مشکل ہے۔ آپؓ نے جواباً فرمایا کہ اگرچہ مجھے اپنی مثال پیش کرنے میں سخت حجاب ہوتا ہے لیکن آپکی تربیت کیلئے بتاتا ہوں کہ خدا کے فضل سے نصف صدی کا عرصہ یورپ میں گزارنے کے باوجود فجر تو فجر مَیں نے کبھی نماز تہجد بھی قضا نہیں کی۔ یہی حال باقی پانچ نمازوں کا ہے۔

حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ سے آپکی صاحبزادی نے پوچھا کہ آپؓ نے کس عمر میں نماز باجماعت پڑھنی شروع کی تو آپؓ نے فرمایا کہ نماز کا تو مجھے یاد نہیں البتہ تہجد کی نماز مَیں نے پندرہ سال کی عمر سے پڑھنی شروع کردی تھی۔

حضرت قاضی ضیاءالدین صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ مَیں نے تہجد کی نماز چھوٹی عمر سے پڑھنی شروع کردی تھی اور اللہ کے فضل سے کبھی ناغہ نہیں کیا۔

حضرت مولوی غلام رسول راجیکی صاحبؓ شب بیدار تھے۔ اگر کبھی تہجد کے وقت اٹھنے میں دیر ہوجاتی تو ایک فرشتہ آپؓ کو اٹھادیا کرتا تھا۔

حضرت حافظ نور محمد صاحبؓ اور حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ دونوں قادیان جایا کرتے اور حضورؑ کے پاس ایک تخت پوش پر سو رہتے تاکہ حضورؑ تہجد کے لئے اٹھیں تو آپ دونوں بھی شریک ہوسکیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اپنے شوہر حضرت نواب محمد علی خانصاحبؓ کے بارہ میں گواہی دیتی ہیں کہ آپؓ بہت دعائیں کرتے تھے۔ رات کو تہجد میں دعائیں کرتے تو یوں معلوم ہوتا کہ خداتعالیٰ کا نُور کمرہ میں نازل ہو رہا ہے۔ بہت دعائیں کرتے اور گریہ وزاری کرتے۔

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ بھی تہجد کی اس قدر پابندی اور التزام فرماتے کہ آپؓ کے ایک فرزند کہتے ہیں کہ مَیں عرصہ تک سمجھتا رہا کہ نماز تہجد بھی فرض ہے۔ آپؓ فرمایا کرتے تھے کہ جس روز تہجد کا ناغہ ہو جائے، اُس روز مَیں اشراق کے وقت بارہ نوافل ادا کرتا ہوں۔

حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ کے بارہ میں حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ گواہی دیتے ہیں کہ باوجودیکہ آپؓ بے حد مصروف رہتے تھے مگر یہ حیرت انگیز امر ہے کہ ایک شخص جو دن بھر کام کرتے کرتے چُور ہوگیا ہو، وہ رات کی آخری گھڑیوں میں تہجد کی نماز میں مصروف دیکھا جاتا ہے اور اس قدر خشوع و خضوع اور گریہ وزاری سے وہ آستانہ الٰہی پر گرا ہوا ہے جیسے کہ کوئی مجروح انسان دردوں سے چلاتا ہے۔ مجھے حیرت ہوتی تھی کہ اس قدر قوت یہ شخص کہاں سے پاتا ہے اور رات کو کس وقت سوتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سارا رنگ حضرت صاحب کی پاک صحبت میں چڑھ گیا تھا۔

حضرت ملک غلام فرید صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت ملک نورالدین صاحبؓ تہجد کے سخت پابند تھے۔ مَیں نے اپنی ساری عمر میں ایک دفعہ بھی اپنے والد کی تہجد کی نماز ضائع ہوتے نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ وہ ایسے سخت بیمار ہوں کہ ان کے ہوش قائم نہ رہے ہوں۔ نماز تہجد بڑے التزام سے ادا کرتے۔ آدھی رات کے قریب اٹھ کر مسواک کرتے اور کئی دفعہ دونوں ہاتھ اٹھاکر لمبے عرصہ تک دعا کرتے۔

حضرت سید حامد علی شاہ صاحبؓ سیالکوٹی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحبؓ پولیس انسپکٹر تھے لیکن باوجود سرکاری مصروفیات کے پچھلی رات کو پاک وصاف ہوکر نماز میں کھڑے ہونا قضا نہیں کرتے تھے۔

حضرت حاجی غلام احمد صاحبؓ کے بارہ میں مکرم میاں عطاءاللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپؓ باقاعدگی سے نماز تہجد پڑھتے تھے۔ ایک دفعہ دعوت الی اللہ کے لئے مجھے بھی اپنے ہمراہ لے گئے۔ وہاں رات کے دو بجے تک گفتگو ہوتی رہی اور کوئی اڑھائی بجے ہم بستروں میں لیٹے۔ تین سوا تین بجے میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ آپؓ تہجد پڑھ رہے تھے۔ پھر صبح کی نماز کے لئے بھی سب سے پہلے جاگنے والوں میں سے تھے نیز ضحیٰ اور اشراق کے نوافل بھی باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔

حضرت مولوی ابوالمبارک محمد عبداللہ صاحبؓ فرماتے ہیں کہ نماز تہجد کی عادت مجھے حضرت اماں جان کی پاک شفقت کی بدولت نصیب ہوئی جو بعد میں دوام اختیار کر گئی۔

حضرت حافظ معین الدین صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کی برکت سے عبادت الٰہیہ میں اس قدر شوق تھا کہ کثرت سے نوافل ادا کرتے۔ سوتے کم اور جاگتے زیادہ تھے۔ حتیٰ کہ پاؤں سوج جاتے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ پر حضورؑ اور حضرت اماں جانؓ کی پاکیزہ صحبت کا ایسا اثر تھا کہ بہت چھوٹی عمر سے تہجد شروع کردی۔ چار سال کی تھیں جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی بیوی کو کہا ہوا تھا کہ مجھے تہجد کے لئے اٹھادیا کریں۔

حضرت چودھری محمد ظفراللہ خانصاحبؓ کی والدہ حضرت حسین بی بی صاحبہؓ کی غذا ہی نماز اور استغفار تھی۔ اگر تہجد کے وقت جسمانی عوارض اٹھنے نہ دیتے تو اس کی کمی نماز چاشت سے پوری کرتیں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ اپنی ایک نظم میں فرماتے ہیں:

جب سے مَیں بیعت میں داخل ہوگیا
تارکِ جملہ رذائل ہو گیا
تھا کبھی جو تارکِ فرض و سنن
اب وہ پابندِ نوافل ہو گیا

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۰؍مارچ ۲۰۰۲ء میں شامل اشاعت مضمون میں مکرم عبدالسمیع خانصاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے کئی اصحاب کا ذکر کیا ہے جنہوں نے نماز تہجد کی ادائیگی عملاً خود پر فرض کر رکھی تھی ان میں سے چند ایک کا بیان یہاں کیا جاسکا ہے۔

.......❁.......❁.......❁.......

محترم چودھری عزیز احمد صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۳؍فروری ۲۰۰۲ء میں مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب اپنے خسر محترم چودھری عزیز احمد صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ ۴؍فروری ۱۹۲۱ء کو کنیاں کلاں ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم چودھری غلام محمد صاحب انسپکٹر اشتمال اراضی و ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ کے دادا چودھری شمس الدین صاحب اپنے گاؤں کے نمبردار تھے اور علاقہ کی بااثر شخصیت تھے۔

محترم چودھری صاحب نے ۱۹۳۶ء میں بعمر ۱۵ سال بیعت کی سعادت حاصل کی اور اس وجہ سے گھر سے نکال دئے گئے۔ مختلف مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے B.A. کرکے دہلی میں سرکاری ملازمت کرلی۔ ۱۹۴۴ء میں ملازمت سے استعفیٰ دے کر قادیان چلے گئے اور زندگی وقف کردی۔ وہاں پہلے دارالواقفین میں قیام کیا۔ آپ کو ۱۹۴۴ء سے ۱۹۷۴ء تک نمایاں خدمت کی توفیق عطا ہوتی رہی۔ صدر انجمن احمدیہ میں محاسب، ناظر مال، ناظر صنعت و تجارت و زراعت اور قضاء بورڈ کے رکن بھی رہے اور ایڈیشنل ناظر اعلیٰ کے طور پر بھی خدمت کی سعادت حاصل کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد گھر پر درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ بہت ہردلعزیز شخصیت تھے۔

ایک بار مَیں نے آپ سے دریافت کیا کہ ہمارے ہزاروں کی تعداد میں شاگرد ہیں لیکن آپکے شاگرد آپ کو انتہائی محبت، ادب اور عزت سے ملنے آتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟۔ آپ نے خاکسار سے پوچھا کہ کیا تم اپنے شاگردوں کے فرداً فرداً نام لے کر روزانہ دعا کرتے ہو؟ خاکسار کا جواب نفی میں تھا۔ فرمایا: بس آپ میں اور مجھ میں یہی فرق ہے۔

آپ کے والد صاحب کو سرکاری ملازمت کے دوران حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحبؓ کے ہی محکمہ میں ایک لمبا عرصہ کام کرنے کا موقع ملا۔ وہ اپنی عمر کے آخری حصہ میں ربوہ آئے اور ۱۹۵۶ء میں یہاں قبول احمدیت کی توفیق پائی۔

محترم چودھری صاحب کی طبیعت میں سادگی، کفایت شعاری اور استغناء تھا۔ ایک عالم باعمل اور مستجاب الدعوات تھے۔ نماز تہجد کا التزام کرتے۔ ہر کسی کی مدد پر آمادہ ہوتے۔ کسی پر بوجھ بننا پسند نہ کرتے تھے۔ ۱۹۵۵ء میں بیمار ہوئے تو حضرت مصلح موعودؓ نے (جو اُس وقت یورپ میں تھے) ازراہ شفقت آپ کو بھی علاج کے لئے سوئٹزر لینڈ بلوالیا۔ وہاں ایک پھیپھڑا جو بیماری سے زیادہ متاثر تھا، ناکارہ بنادیا گیا۔ چنانچہ ۱۹۵۵ء سے ۲۰۰۲ء تک ایک پھیپھڑے کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب لمبی زندگی گزاری۔ ۴؍جنوری ۲۰۰۲ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

آپ نے پسماندگان میں تین بیٹیاں چھوڑی ہیں جن میں سے مکرمہ صفیہ عزیز صاحبہ گزشتہ بیس سال سے لجنہ اماءاللہ پاکستان کی جنرل سیکرٹری ہیں۔

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ

آنحضرت ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کی رحلت کے بعد حضرت ابوطالب کی زوجہ حضرت فاطمہ نے آپؐ کی پرورش کی۔ آنحضور ﷺ نے انہیں ہمیشہ ماں کہہ کر پکارا اور وہی درجہ دیا۔ اُن کی وفات کے بعد آنحضرت ﷺ کے ہاں حضرت فاطمہ الزہراءؓ پیدا ہوئیں تو آنحضور ﷺ نے اپنی چچی کی یاد میں ان کا نام فاطمہ رکھا۔ ایک بار آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کی اولاد کو قیامت کے روز آگ سے محفوظ رکھا ہے۔ آنحضور ﷺ نے آپؓ کو "امّ ابیھا" کی کنیت عطا کی۔ سفر پر روانہ ہوتے وقت سب سے آخر میں آپؓ سے الوداعی ملاقات کرتے اور واپسی پر بھی سب سے پہلے ملاقات فرماتے۔ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہؓ ہی حضورؐ کے پاس آپؐ کی خدمت میں مصروف رہیں۔

حضرت فاطمۃ الزہراء کے فضائل و مناقب کا بیان مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب کے قلم سے ماہنامہ "انصاراللہ" ربوہ جنوری و فروری ۲۰۰۲ء میں شامل اشاعت ہے۔

حضرت فاطمہؓ کی پیدائش ۲۰؍جمادی الآخر بروز جمعہ ہوئی جب قریش کعبہ کی تعمیر کررہے تھے یعنی بعثت نبوی سے چند سال قبل۔ آپؓ کی پیدائش سے قبل آنحضور ﷺ نے حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ جبریل نے مجھے بشارت دی ہے کہ یہ لڑکی ہے، بڑی پاک روح ہے اور اللہ تعالیٰ میری نسل اس سے قائم رکھے گا۔

روایات میں حضرت فاطمہؓ کے نو نام آئے ہیں۔ ایک نام محدثہ ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ فرشتے آسمان سے نازل ہوکر آپؓ سے باتیں کرتے تھے۔

حضرت امّ سلمیٰؓ بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت رسول تمام لوگوں سے بڑھ کر شکل و صورت میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ مَیں نے اللہ کی مخلوق میں گفتگو اور کلام میں فاطمہ سے بڑھ کر کسی کو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نہیں دیکھا۔ وہ جب بھی حضورؐ کے پاس آتیں، حضورؐ اُن کا ہاتھ تھام لیتے اور اُسے بوسہ دیتے اور اُن کو خوش آمدید کہتے، اُنہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب حضورؐ اُن کے پاس تشریف لاتے تو وہ بھی اٹھ کھڑی ہوتیں، خوش آمدید کہتیں اور آپؐ کا ہاتھ تھام کر بوسہ دیتیں۔

ایک بار حضرت علیؓ نے آنحضور ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم دونوں میں سے کون حضورؐ کو زیادہ پیارا ہے؟۔ فرمایا اے علی! تو میرے دل میں فاطمہ سے زیادہ عزت رکھتا ہے اور وہ تجھ سے بڑھ کر مجھے پیاری ہے۔

حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد آنحضور ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کو حضرت امّ سلمیٰ کی تربیت میں دے دیا تھا۔ جب حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور حضرت سعد بن معاذ انصاریؓ نے حضرت علیؓ کو رائے دی کہ وہ اپنے لئے حضرت فاطمہؓ کا رشتہ مانگیں تو ایک روز حضرت علیؓ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حضرت امّ سلمیٰؓ کے ہاں حاضر ہوئے اور زمین پر بیٹھ کر زمین کی طرف دیکھنے لگے گویا کوئی بات کہنا چاہتے ہیں مگر شرماتے ہیں۔ آنحضور ﷺ کے پوچھنے پر مدعا عرض کیا تو آپ کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا اور آپؐ نے حضرت علیؓ کی زرہ کے عوض حضرت علیؓ کا نکاح حضرت فاطمہؓ سے منظور فرمالیا۔ یہ زرہ بھی آنحضور ﷺ نے ہی تحفۃً حضرت علیؓ کو عنایت فرمائی تھی۔ یہ زرہ چار سو درہم میں فروخت ہوئی۔ پھر آنحضور ﷺ نے حضرت انسؓ کے ذریعہ اپنے کئی صحابہؓ کو نام لے کر بلوایا اور اُن کی موجودگی میں خطبہ نکاح پڑھا۔ یہ ۲ ھجری کے آغاز کا واقعہ ہے جبکہ رخصتانہ اسی سال ذوالحجہ میں ہوا جبکہ حضرت فاطمہؓ کی عمر ۱۵ سال اور حضرت علیؓ کی ۲۱ سال تھی۔ رخصتی نہایت سادگی سے ہوئی۔ آنحضور ﷺ نے اپنی خچر پر کمبل تہ کرکے ڈال دیا اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جائیں۔ پھر حضرت سلمان فارسیؓ کو حکم دیا کہ سواری کے آگے آگے چلیں اور خود حضورؐ حضرت حمزہؓ، حضرت عقیل بن ابوطالبؓ اور بنوہاشم کے دیگر افراد کے ہمراہ سواری کے پیچھے چلنے لگے۔ عورتوں کو حکم دیا کہ فاطمہؓ کے ساتھ چلیں اور خوشی کے اظہار کے طور پر رجز پڑھیں، حمد کریں مگر کوئی ایسی بات نہ کریں جو خدا کو ناپسند ہو۔ چنانچہ حضرت امّ سلمیٰؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ اور انصاری عورتوں کی نمائندگی میں حضرت امّ سعد بن معاذ انصاریؓ نے اس پُروقار محفل میں ایسے اشعار پڑھے جن میں آنحضور ﷺ کے حوالہ سے حضرت فاطمہؓ کی فضیلت بیان کی گئی تھی۔

پیلے - فٹ بال کا بے تاج بادشاہ

۵فٹ ۸؍انچ قد کے مالک برازیل کے سٹرائیکر پیلے کو فٹ بال کا بے تاج بادشاہ کہا جاتا ہے۔ وہ ۲۳؍اکتوبر ۱۹۴۰ء کو پیدا ہوا۔ ۱۹۵۶ء میں اُس نے اپنے کیریئر کا آغاز ایک برازیلین کلب "سانتوس" سے کیا۔ ۱۹۵۷ء میں وہ برازیل کی قومی ٹیم میں شامل کیا گیا۔ ۲۰؍نومبر ۱۹۶۹ء کو پیلے نے اپنے ۹۰۹ویں میچ میں اپنے گولوں کی تعداد ایک ہزار تک پہنچادی۔ اُسے برازیل کی طرف سے چار ورلڈکپ میں نمائندگی کا موقع ملا۔ ۱۹۵۸ء کے ورلڈکپ میں وہ کپتان بھی تھا اور اُس سال برازیل نے پہلی بار عالمی چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کیا۔ ۱۹۶۲ء میں چلی میں بھی پیلے نے اپنی ٹیم کی قیادت کی اور برازیل دوسری مرتبہ عالمی چیمپئن بن گیا۔ ۱۹۶۶ء کا ورلڈکپ انگلینڈ میں ہوا لیکن اس سے قبل ہی پیلے کو کپتانی سے فارغ کردیا گیا۔ اس ورلڈکپ میں برازیل کی ٹیم ناکام رہی۔ ۱۹۷۰ء کا ورلڈکپ میکسیکو میں ہوا جس میں ایک بار پھر پیلے نے اپنی ٹیم کی قیادت کی اور یہ ورلڈکپ بھی برازیل کی ٹیم جیت گئی۔ یوں وہ دنیا کا واحد کھلاڑی بن گیا جس کی قیادت میں کسی ٹیم نے تین بار ورلڈکپ جیتا۔

پیلے نے ۱۹۷۴ء میں فٹ بال سے ریٹائرمنٹ لے لی لیکن معاشی مسائل کی وجہ سے ۱۹۷۵ء میں ہی اُس نے نیویارک کے کلب کاسموس کے ساتھ کھیلنے کا معاہدہ کرلیا۔ یہ معاہدہ ریکارڈ چار ملین ڈالر کے معاوضہ پر کیا گیا۔ ۱۹۷۷ء میں اُس نے فٹ بال سے باقاعدہ ریٹائرمنٹ کا اعلان کردیا۔ ۱۹۹۴ء کو اُسے برازیل کا وزیر کھیل بنادیا گیا۔

Black Pearl (کالا موتی) کا خطاب حاصل کرنے والے اس کھلاڑی نے اگرچہ بے شمار اعزازات حاصل کئے لیکن ۱۱؍دسمبر ۲۰۰۰ء کو روم میں فٹ بال کی عالمی تنظیم FIFA نے اُسے ارجنٹائن کے میراڈونا کے ساتھ مشترکہ طور پر "صدی کا بہترین فٹ بالر" قرار دیا۔

یہ معلوماتی مضمون ماہنامہ "تشحیذالاذہان" ربوہ فروری ۲۰۰۲ء میں مکرم قیصر محمود صاحب کے قلم سے شائع ہوا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی بیان فرمودہ ایک اخلاقی کہانی

ماہنامہ "تشحیذالاذہان" فروری ۲۰۰۲ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی تحریرات سے چند اخلاقی کہانیاں بیان ہوئی ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا مَیں سید ہوں، میری بیٹی کی شادی ہے، آپ اس موقعہ پر میری کچھ مدد کریں۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ یوں تو بڑے مخیر تھے مگر طبیعت کا رجحان ہے جو بعض دفعہ کسی خاص پہلو کی طرف ہوجاتا ہے۔ آپؓ نے فرمایا: "مَیں تمہاری بیٹی کی شادی کے لئے وہ سارا سامان تمہیں دینے کے لئے تیار ہوں جو رسول کریم ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو دیا تھا"۔ وہ یہ سنتے ہی بے اختیار کہنے لگا: آپ میری ناک کٹوانا چاہتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا: کیا تمہاری ناک محمد رسول اللہ ﷺ کی ناک سے بھی بڑی ہے۔ تمہاری عزت تو سید ہونے میں ہے، پھر اگر اس قدر جہیز دینے سے رسول کریم ﷺ کی ہتک نہیں ہوئی تو تمہاری کس طرح ہوسکتی ہے!۔

محترم سید منور شاہ صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۸؍فروری ۲۰۰۲ء میں محترم سید منور شاہ صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے آپ کے نواسے مکرم سید حنیف احمد قمر صاحب مربی سلسلہ رقمطراز ہیں کہ آپ ۱۸۹۸ء میں مدینہ سیداں ضلع گجرات میں ریٹائرڈ صوبیدار سید کرم شاہ صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ جوان ہونے پر فوج میں بھرتی ہوئے لیکن جنگ عظیم اوّل کے بعد فراغت لے لی اور اپنی زرعی اراضی واقع سرگودھا آگئے۔ یہاں آپ کی دوستی ایک داعی الی اللہ محترم سید علی اصغر شاہ صاحب سے ہوگئی۔ جب دلائل ختم ہوگئے تو آپ نے کہا کہ اگر مرزا صاحب سچے ہیں تو مجھے احمدی کرلیں۔ اس پر محترم اصغر علی شاہ صاحب نے خود بھی دعائیں شروع کردیں اور آپ کو بھی تہجد کی عادت ڈال دی۔ کچھ روز بعد آپ نے خواب دیکھا اور احمدیت قبول کرلی۔ اس پر لوگ آپ کے بڑے بھائی کے پاس آئے جو گاؤں کے نمبردار تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مقابلہ دلائل سے کرنا ہے تو مَیں عوام کے ساتھ ہوں کیونکہ مجھے بھی اس کے کافر ہونے سے بڑی تکلیف ہوئی ہے اور اگر تم لوگ لڑائی کرنے آئے ہو تو مَیں اپنے بھائی کے ساتھ ہوں۔ اس پر دلائل کا مقابلہ شروع ہوا اور دونوں طرف سے علماء بحث کے لئے گاؤں میں بلوائے جانے لگے۔ جلد ہی دو مزید گھرانے احمدی ہوگئے اور اس طرح یہ بحثیں بھی ختم کرنا پڑیں۔

محترم سید منور شاہ صاحب نے ۱۹۲۷ء کے جلسہ سالانہ پر جاکر حضرت مصلح موعودؓ کی دستی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ قبول احمدیت کے بعد آپ نے ترجمہ قرآن اور دیگر دعائیں سیکھیں، چندہ کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے۔ گاؤں میں احمدیہ مسجد تعمیر کروائی اور ایک لمبا عرصہ صدر جماعت کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ اگست ۱۹۸۵ء میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب نے اپنے بیٹے کو جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری ملنے پر جو نظم کہی تھی وہ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۵؍جنوری ۲۰۰۲ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس نظم سے چند اشعار ہدیۂ قارئین ہیں:

ہے نبھانا گرچہ عہدِ بیعت ہی مشکل بہت
اس سے بھی مشکل ہے وقفِ زندگی والا سفر
رُخ ادھر ہو، ہو جدھر حکمِ نظامِ سلسلہ
دعویٰ پرواز کرنا ہے نہ زعمِ بال و ...
خط دعاؤں کے حضور انور کو لکھنے ... بہت
تا کٹھن منزل بھی ہوجائے آسان تر
اِک تفاخر، اِک سکوں ... ئی جھولی مری
میری پگڑی، میرا سر سر بلند ہے آج

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

04/10/2002 – 10/10/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 04th October 2002
04 Ikha 1381
26 Rajab 1423

00.05	Tilawat, Dars-e-Hadith, News
01.00	Dars-e-Hadith: Sayings of the Holy Prophet
01.30	Majlis-e-Irfan: Rec: 22.06.01 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.25	MTA Sports: Rabwah, Pakistan Badminton and Table tennis tournament
03.05	Around the Globe: Documentary Topic: 'Test Flight: Beyond the limits'
04.05	Seerat-un-Nabi: programme No. 66 Discussion on the life of Prophet Muhammad
05.0	Homoeopathy class: Class No. 96
06.05	Tilawat: Urdu translation Recitation by Qari Muhammad Ashiq
06.20	MTA News: In English, Urdu and Bengali
06.40	Liqaa Ma'al Arab: Session No. 279 Rec: 30.04.97
07.45	saraiki service: discussion on 'Seerat-un-Nabi' Programme No. 17
08.20	Dars-e-Hadith: With Siraiki Transalation Part 1
08.40	Majlis-e-Irfaan: Rec: 22.06.01 ®
09.25	Ta'aruf: Presentation of MTA Pakistan Interview with Syeed Maqbool Ahmad
10.10	MTA Indonesian service.
11.10	Seerat-un-Nabi: programme No. 66 ®
12.00	Friday sermon: Live sermon from London By Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Tilaawat, MTA News
12.30	Dars-e-Malfoozaat: Urdu language
14.00	Mulaqaat: Sitting with Bengali guests
15.00	Friday sermon: Rec: 4.10.02
16.05	French service: production of MTA France
17.05	German service: presentation of MTA studios
18.10	Liqa Ma'al Arab: session No. 279 ® Rec: 30.04.97
19.15	Arabic service: various programmes in Arabic Followed by a Nazm
20.15	Yassarnal Qur'an: Correct Pronunciation By Qari Muhammad Ashiq Sahib
20.50	Majlis-e-Irfan: Rec: 22.06.01 ®
21.40	Friday sermon: Rec: 04.10.02 ®
22.40	Dars-e-Hadith: sayings of the holy prophet Presented by Maulana Abdus Salaam Tahir
22.50	Homeopathy class: class No. 96 ®

Saturday 05th October 2002
05 Ikha 1381
27 Rajab 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
01.00	Yassarnal Qur'an: programme No. 34 Correct pronunciation of the holy Qur'an
01.30	Q/A Session: With English Speaking friends Rec: 03.08.97
02.40	Kehkashaan: Topic: 'Badzanni' Hosted by: Meer Anjum Parvez
03.10	Urdu class: Session No. 465 Rec: 05.03.99
04.25	Anwar-ul-Aloom: Quiz programme No. 1 Presentation of MTA Studios, Pakistan.
05.05	Mulaqaat: Sitting with German guests Rec: 26.02.00
06.05	Tilawaat: recetation byQari Muhammad Ashiq With Urdu Translation
06.10	MTA News: In English, Urdu and Bengali
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No. 280 Rec: 06.05.97
07.30	Mauritian Service: Classe des Enfants
08.20	Dars-ul-Qur'an: session No. 9 Rec: 20.01.97
10.00	Indonesian service: variety of programmes
11.15	Kehkashaan: Topic: 'Badzanni' ®
12.05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News
12.50	Urdu class: session No. 465 ® Rec: 05.03.99
14.05	Bangla Shomprochar: variety of programmes Presentation of MTA Bangladesh
15.05	Children's class: Rec: 05.10.02
16.10	Mauritian service: Classe des Enfants
17.00	German service: various programmes
18.05	Liqa Ma'al Arab: session No. 280 ® Rec: 06.05.97
19.05	Arabic service: various programmes in Arabic.
20.05	Yassarnal Qur'an: session No. 34 ®
21.35	Q/A session: English Speaking guests ®
21.40	Children's Class: Rec: 05.10.202 ®
22.50	Mulaqaat: German speaking guests Rec.26.02.00

Sunday 06th October 2002
06 Ikha 1381
28 Rajab 1423

00:05	Tilaawat, Seerat-un-Nabi, News.
01:00	Children Class: With Huzoor, Rec: 21.04.01
01:30	Q/A with Huzoor and Urdu speaking guests. Rec: 11.08.95.
02.40	Discussion. 'Fate of opponents of Hadhrat Masih Maud (AS)'.
03:15	Friday Sermon Rec: 04.10.02 ®
04:15	Tehrik-e- Ahmadiyyat: Quiz Programme
05:00	Young Lajna and Nasiraat Mulaqaat: With Hazoor
06:05	Tilaawat, MTA International News.
06:40	Liqaa Ma'al Arab session No: 281 Rec: 07.05.97
07:45	Spanish Service: Translation of Huzoor's Friday Sermon. Rec: 19.12.98
08:45	Moshaa'irah: An evening with Obaidullah Aleem
09.35	Tehrik-e-Ahmadiyyat: ®
10:15	Indonesian Service: Various Items
11:15	Discussion: Fate of the opponents of Hadhrat Masih Maud (AS) ®
12:05	Tilaawat, Seerat-un-Nabi, MTA News.
13:00	Majlis-e-Irfaan: Rec: 13.04.01
14:00	Bangla Shomprochar: Various items
15:05	Young Lajna and Nasiraat Mulaqaat ®
16:05	Friday Sermon Rec:04.10.02 ®
17:05	German Service: Various Items
18:10	Liqaa Ma'al Arab: Session No: 281 ®
19:10	Arabic Service: Various Items
20:10	Children Class: With Huzoor ®
20:40	Q/A with Huzoor: Rec: 11.08.95 ®
21.55	Moshaa'irah: Poetry recital ®
22:50	Mulaqaat with young Lajna and Naasiraat ®

Monday 07th September 2002
07 Ikha 1381
29 Rajab 1423

00:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
01:00	Kudak: Children's programme No: 43
01.10	Cartoon: 'Tipoo and Mitoo'
01:15	Q/A Session with English speaking guests.
02:15	Ruhaani Khazaa'en: a quiz in Urdu. On the books of Hadhrat Masih Maud (AS)
03:05	Urdu Class: Lesson No.466 Rec: 06.03.99
04:30	Learning Chinese with Usman Chou.
05:00	Rencontre Avec Les Francophones: Q/A with Huzoor and French speakers
06:05	Tilawat, MTA News.
06:30	Liqaa Ma'al Arab Session No: 282. Rec: 08.05.97
07:30	Chinese Programmes from Chinese Book 'Islam among religions'.
08:05	Speech: 'Prophecies about Hadhrat Musleh Maud (ra)' by Maulana Sultan Mehmood Anwar.
08:40	Q/A Session: Huzoor and English Speakers Rec: 16.11.97
09:45	Khutabaat-e-Imam: Quiz Programme
10:20	Indonesian Service: Various Items
11:20	Safar Ham Nay Kiya: a visit to a'Zoo'
12:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
12:50	Urdu Class: Lesson No.466 ®
14:10	Bangla Shomprochar: Various Items
15:15	Rencontre Avec Les Francophones: ®
16:15	French Service: Various Items
17:15	German Service: Various Items
18:15	Liqa Ma'al Arab: Session No.282 ®
19:15	Arabic Service: Various Items
20:15	Kudak: Children's Programme ®
20:25	Q/A Session ®
21:40	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
22:25	Rencontre Avec Les Francophones: ®
23:25	Safar Ham Nay Kiya: a visit to a 'Zoo' ®

Tuesday 8th October 2002
08 Ikha 1381
01 Sha'aban 1423

00.05	Tilawat, Dars-e-Hadith, News.
01.05	Children Corner: A Quiz between members of Naasirat-ul Ahmadiyya, Pakistan.
01:35	Ilmi Khatabaat: 'The chief of all Prophets, Muhammad (saw)'. On J/S 1958. By Hadhrat Maulana Jalal –ud-din Shams,
02:25	Medical Matters: 'Heart disease' Hosted by Dr Mujeeb ul Haq Khan
03:15	Around The Globe: 'A Journey through the solar system'. Part 4
04:15	Lajna Magazine: Programme No: 27.
05:05	Bengali Mulaqaat: With Huzoor. Rec: 19.09.00
06.10	Tilawaat, MTA News
06:35	Liqa Ma'al Arab: Session No:283 Rec: 13.05.97
07:35	MTA Sports: Kabbadee Match
08.25	Roshni Ka safar: Interview with a new convert.
08:45	Dars-ul-Qur'an Session No. 12, Rec: 23.01.97.
10:15	Indonesian Service: Various Items
11:15	Medical Matters: 'Heart Disease'
12:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
12:55	Q/A Session with Huzoor and English speaking friends. Rec: 30.04.94
14.00	Bangla Shomprochar: Various Items
15:05	German Mulaqaat: With Huzoor
16:05	Learning French.
17:05	German Service: Various Items
18:10	Liqaa Ma'al Arab Session No.283 ®
19:10	Arabic Service: Various Items
20:10	Children's Corner: part 2 ®
20:40	Ilmi Khitabaat: Speech 'The love of the Holy prophet (saw) for Allah'.
21.15	Handicrafts exhibition.
21.55	Around The Globe: 'Voices from the ice-exploring Costa rica',
22.55	From The Archives: Friday Sermon Rec: 06.12.85

Wednesday 9th October 2002
09 Ikha 1381
02 Sha'aban 1423

00:05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, MTA News.
00.55	Guldastah: Children's Programme
01:30	Reply To Allegations: By Huzoor
02:35	Hamaari Kaa'enaat: 'The axis of the Earth' By Syed Tahir Ahmad, No.29
03:15	Urdu Class: With Huzoor
04:30	MTA Travel: A journey to 'Istanbul'.
05:00	From the Archives: Friday Sermon Rec:06.12.85
06:05	Tilaawat, MTA News.
06:30	Liqaa Ma'al Arab: Prog No. 303 Rec: 08.07.97
07:30	Swahili Service: Selected sayings of the Holy Prophet(saw)
09.05	Reply To Allegations: By Huzoor ®
10:15	Indonesian Service: Various Items
11:30	Safar Ham Nay Kiya. ®
12:05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News.
13.00	Urdu Class: With Huzoor ®
14:00	Bangla Shomprochar: Variety Items.
15:05	From The Archives: F/S Rec:06.12.85 ®
16:00	French Mulaqaat: With Huzoor
17:00	German Service: Various Items
18:05	Liqaa Ma'al Arab: Prog No.303 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19:05	Arabic Service: Various Items.
20:05	Guldastah: Children's Programme ®
20.40	Reply to Allegations: By Huzoor ®
21.50	Hamaari Kaa'enaat: 'The Earth's axis' ®
22.15	From the archives: F/S Rec: 15.12.85 ®
23:15	MTA Travel ®

Thursday 10th October 2002
10 Ikha 1381
03 Sha'aban 1423

00.05	Tilawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News
01.00	Waqifeen-e-Nau: Various items.
01.25	Q/A Session: Huzoor with English speakers Rec: 23.09.94. Part 2.
02.25	Spotlight: 'Blessings of Jalsa Salana'.
03.00	Al Maa'idah: Cookery Programme.
03.15	Canadian Horizon: Children's Class No.41 Presented by Naseem Mehdi Sahib.
04.25	Computers for Everyone: Educational item. By Mansoor Ahmad Nasir.
05.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.274 Rec: 06.10.98
06.05	Tilawat, MTA News, Dars-e-Malfoozat
06.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.304 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.40	Sindhi Service: Friday Sermon by Hazoor
08.45	Q/A Session: Rec: 23.09.94 in USA With Hadhrat Khalifatul Masih IV
09.45	Spotlight: 'Blessings of Jalsa Salana'.®
10.15	Indonesian Service: Various items.
11.15	MTA Travel: Historic sites of Qadian.
11.45	Al Maaa'idah: ®
12.05	Tilawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News
12.45	Q/A Session: Rec: 11.08.95. ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
13.55	Bangla Shomprochar: Friday Sermon
15.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.274 ®
15.55	French Service: Various items.
16.55	German Service: Various items.
18.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.304 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.10	Arabic Service: Daily items
20.10	Waaqifeen-e-Nau Items ®
20.40	Q/A Session: Rec: 23.09.94. Part 2. With Hadhrat Khalifatul Masih IV
21.40	Computers For Everyone: ®
22.15	Al Ma'idah: Cookery Programme ®
22.30	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.274 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.25	MTA Travel: Historic sites of Qa[illegible]

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, T[illegible]
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, October 4, 2002 | Issue No. 40

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

افکارِ اقبال

شاعر مشرق ڈاکٹر سر محمد اقبال کے متروکہ کاغذات میں ایک انگریزی نوٹ بک ملی جس پر موصوف نے ۲۷؍اپریل ۱۹۱۰ء سے اپنی یادداشتیں لکھنا شروع کیں اور کئی ماہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ موصوف نے اس کا نام "Stray Reflections" رکھا جس کا اردو ترجمہ "بکھرے خیالات" کے زیر عنوان ڈاکٹر عبدالحق صاحب کے قلم سے شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی دہلی نے مارچ ۱۹۷۵ء میں شائع کردیا۔

کتاب کا مقدمہ مترجم نے اور تعارف ڈاکٹر سر محمد اقبال کے لخت جگر سابق جسٹس ہائی کورٹ لاہور جناب جاوید اقبال صاحب نے رقم فرمایا ہے۔ درج ذیل اقتباسات اسی اُردو ایڈیشن سے ماخوذ ہیں:۔

(۱)

خدا اور شیطان

"خدا اور شیطان دونوں ہی انسان کو صرف مواقع فراہم کرتے ہیں۔ یہ کام اس پر چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ جس طرح مناسب سمجھے انہیں استعمال کرے"۔(صفحہ ۱۰۴)

......☆......☆......☆......

(۲)

پیغمبر کا اصل مقام

"ایک پیغمبر صرف ایک عملی شاعر ہے"۔

(صفحہ ۱۰۱)

......☆......☆......☆......

(۳)

حضرت عیسیٰؑ کی توہین

"عیسیٰ مسیح...... مزاجِ محبت کے ادراک میں بالکل صحیح تھے۔ لیکن اپنے اخلاقی مثالیت کے جوش میں انہوں نے زندگی کے حقائق کو بالکل نظر انداز کردیا۔ یہ توقع کرنا کہ وہ اپنے دشمن سے پیار کرے گا ایک زیادتی ہے"۔(صفحہ ۷۸)

......☆......☆......☆......

(۴)

طاقت کی بدولت جھوٹ کا سچ ہونا

"طاقت جھوٹ کو مَس کرتا ہے تو یہ سچائی میں بدل جاتا ہے"۔(صفحہ ۸۹)

......☆......☆......☆......

(۵)

شاعری اور صداقت

"شاعری میں منطقی سچائی کی تلاش بالکل بیکار ہے۔ تخیل کا نصب العین حُسن ہے نہ کہ سچائی۔ اس لئے کسی فنکار کی عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے اس کی تخلیقات میں سے وہ اقتباسات پیش نہ کیجئے جو آپ کی رائے میں حقائق پر مشتمل ہوں"۔(صفحہ ۵۷)

......☆......☆......☆......

(۶)

فن۔ مقدس جھوٹ

"فن ایک مقدس جھوٹ ہے"۔(صفحہ ۵۱)

......☆......☆......☆......

(۷)

گناہ پارسائی سے بہتر ہے

"گناہ کم از کم ایک لحاظ سے پارسائی سے بہتر ہے۔ گناہ میں ایک تخلیقی عنصر ہے جس سے پارسائی محروم ہے"۔(صفحہ ۹۵)

......☆......☆......☆......

(۸)

نیک اکثر غبی

"گناہ خود اپنی ایک تعلیمی قدر و قیمت رکھتا ہے نیک لوگ اکثر و بیشتر غبی ہوتے ہیں"۔(صفحہ ۹۵)

......☆......☆......☆......

(۹)

یہود کو زبردست خراج تحسین

"عالمی تہذیب کے فروغ میں یہودیوں کے حصے کی مقدار کو ناقابل اعتنا نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہودی ہی غالباً اس تجارتی اخلاق کے اصولوں کے پہلے مرتبین ہیں جن کو پاک بازی کے تصور میں سمویا جاتا ہے"۔(صفحہ ۷۴)

......☆......☆......☆......

(۱۰)

ہنود کے جدید سیاسی جوش پر اظہار مسرت

"ایک قوم کے درمیان ایک نئے نصب العین کے آغاز و ارتقاء پر نظر رکھنا بے حد دلچسپ ہے۔ وہ جوش جو یہ نصب العین بیدار کرتا ہے اور وہ طاقت جس سے یہ نصب العین توانائی کو ایک مشترک مرکز کی جانب کھینچ لیتا ہے کتنا حیرت انگیز ہوتا ہے۔ جدید ہندو ایک عجیب و غریب مظہر ہے۔ میرے نزدیک اس کا رویّہ سیاسی سے زیادہ نفسیاتی مطالعہ کا موضوع ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سیاسی آزادی کا تصور جو اس کے لئے بالکل نیا تجربہ ہے اس کی روح پر پوری طرح حاوی ہو چکا ہے۔ اور اس نے اس کی طاقت کے مختلف دھاروں کو ان کے مروّجہ سمتوں سے موڑ کر عمل کے اس نئے سمت میں لا کھڑا کیا ہے جہاں وہ اپنی پوری توانائی مرکوز کردے"۔

(صفحہ ۶۵)

......☆......☆......☆......

اقبال کے مطالبہٗ اقلیت کا پس منظر

یہ ہے وہ پس منظر جس میں سر اقبال نے یہود و ہنود کی مسلم آزار تباہ کن طاقتوں کو مزید تقویت دینے اور ہندوستان کے ستم رسیدہ مسلمانوں کی رہی سہی طاقت کو بھی بالکل مفلوج کرنے کے لئے ۱۹۳۵ء میں احمدیوں کو مسلمانوں سے الگ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ فرمایا۔ اور وہ بھی برطانوی حکمت سے۔ یہ ہیں وہ "مفتیٔ اعظم" جن کے اس سیاسی فتویٰ کو "وحی ربانی" کی حیثیت دے کر کانگرسی احراری اور دیوبندی ملّاؤں نے ۱۹۷۴ء کی اسمبلی میں اپنا کیس پیش کیا اور اس "تقدس" کو قائم کرنے کے لئے قرآنی حکم ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾(النساء: ۹۵) کو کمال بے شرمی اور ڈھٹائی سے پس پشت پھینک دیا۔ حالانکہ انہیں پہلے بھی مسلّم تھا اور آج بھی ان کا "ایمان" ہے کہ:

"علامہ اقبال ...... کو اسلامی مسائل میں کبھی اتھارٹی کی حیثیت حاصل نہیں ہوئی"۔(دیوبندی ترجمان ماہنامہ "بیّنات" کراچی۔ جولائی ۱۹۷۷ء صفحہ ۲۲)

عصر نو میں اس سیاسی فتویٰ پر عمل نے عالمی سطح پر کتنے ہولناک نتائج پیدا کر ڈالے ہیں وہ حد درجہ عبرت انگیز ہیں۔ خود جناب اقبال نے ہی تو فرمایا تھا ؎

فرقہ آرائی کی زنجیروں میں ہیں مسلم اسیر
اپنی آزادی بھی دیکھ ان کی گرفتاری بھی دیکھ

دیکھ مسجد میں شکست رشتہ تسبیح شیخ
بتکدے میں برہمن کی پختہ زناری بھی دیکھ
کافروں کی مسلم آئینی کا بھی نظارہ کر
اور اپنے مسلموں کی مسلم آزاری بھی دیکھ
بارشِ سنگ حوادث کا تماشائی بھی ہو
امتِ مرحوم کی آئینہ داری بھی دیکھ

(بانگ درا)

الفضل کا مطالعہ ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"خصوصیات سلسلہ کے لحاظ سے یہاں کے اخباروں میں سے دو اخبار الفضل و مصباح کا مطالعہ ضروری ہے۔ اس سے نظام سلسلہ کا علم ہوتا ہے۔ بعض لوگ اس وجہ سے ان اخباروں کو نہیں پڑھتے کہ ان کے نزدیک ان میں بڑے مشکل اور اونچے مضامین ہوتے ہیں ان کے سمجھنے کی قابلیت ان کے خیال میں ان میں نہیں ہوتی۔ اور بعض کے نزدیک ان میں ایسے چھوٹے اور معمولی مضامین ہوتے ہیں کہ وہ اسے پڑھنا فضول خیال کرتے ہیں۔ یہ دونوں خیالات غلط ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو کبھی کوئی لائق استاد بھی ملا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ایک بچے سے زیادہ کوئی نہیں ملا۔ اس نے مجھے ایسی نصیحت کی کہ جس کے خیال سے مَیں اب بھی کانپ جاتا ہوں۔ اس بچے کو بارش اور کیچڑ میں دوڑتے ہوئے دیکھ کر مَیں نے اسے کہا: میاں کہیں پھسل نہ جانا۔ اس نے جواب دیا: امام صاحب! میرے پھسلنے کی فکر نہ کریں اگر مَیں پھسلا تو اس سے صرف میرے کپڑے ہی آلودہ ہوں گے مگر دیکھیں کہ کہیں آپ نہ پھسل جائیں۔ آپ کے پھسلنے سے ساری امت پھسل جائے گی۔

پس تکبر مت کرو اور اپنے علم کی بڑائی میں رسائل اور اخبار کو معمولی نہ سمجھو۔ قوم میں وحدت پیدا کرنے کے لئے، ایک خیال بنانے کے لئے ایک قسم کے رسائل کا پڑھنا ضروری ہے"۔

(انوار العلوم جلد ۱۱ صفحہ ۱۶...)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب... کثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ ... تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر ... اور ان کی خاک اڑا دے۔